

سورۃ مائدہ کے ایک سو چودہ ہیں (کامل چودہ سے بل کے قرآن ہوا) (بیچ)



برکات کامل

کتاب خانہ

حصہ دوم

منجملہ چودہ مرتبوں کے سات مرتبے جن میں آنحضرت سے امام محمد باقر علیہ السلام تک کا حال ہر حصہ
اول میں چھپ چکے ہیں اس مجموعہ میں بقیہ سات مرتبے طبع ہوئے ہیں جن میں امام جعفر صادق علیہ السلام
سے حضرت حجۃ امام لوط علیہ السلام کے حالات مسلسل نظم کیے گئے ہیں



مکتبہ

حسان الملبیت سید سرفراز حسین صاحب رضوی خیر لکھنؤ

ارشاد تلامذہ حضرت آج علی اللہ مناسہ

حسب کوائف

سید اعجاز حسین عرف سید محمد حسن صاحب رضوی

نظامی پریس لکھنؤ میں طباعت ہوئی

ملفوظات

ممتاز بکسٹیننسی، نمناس، لکھنؤ قیمت غلاوہ بمحصول چار

فہرست مرانی

صفحہ	حال	مطلع
۱	امام جعفر صادق علیہ السلام	۱ غارہ رو مضامین ہر قصدا میری
۱۹	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۲ ہفت آئینہ گردوں میں جلا سکی ہو
۲۰	امام رضا علیہ السلام	۳ فردوس کی ہوا کے باغ سخن میں ہو
۵	امام محمد تقی علیہ السلام	۴ تقویٰ نہیں تو نخلِ عمل میں ٹکرماں
۱	امام علی نقی علیہ السلام	۵ بس بارہ امانتیں ہی چار علی ہیں
۱۵	امام حسن عسکری علیہ السلام	۶ ہے ہم فوج مضامین ہر میدان سخن
	حالات حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام	۷ ساتی بہار آئی ہو رحمت لئے ہو

قطبہ تاریخ از خیر لکھنوی مصنف کتاب ہذا
 ہے یہ اوتار و رشتہ کا صدقہ
 کہ ہے مطبوع خلقِ نظر و تہ
 میرا نے خود لکھا مصرع تاریخ
 لئے زہے فیض پر روح پاک



پروگرام اورچ وڈیو کے بن ۱۶۵۱ عہد شہزادوں خیر کے

سادی

بد لکھنوی شاگرد حضرت خیر
قابل مشعل نعت و چراغ نقبت
دل پکار اٹھا کہ ہے بیشک یہ باغ نقبت
۱۹۵۷

بیتہ
ی نخاس لکھنؤ

ع

۳۸۰۲۹

سورے مصحف کے ایک مجموعہ ہیں
کامل چودہ سے بلکے قرآن ہوا (دبیر)
جلوہ گرے بدر کامل پاکستان خیر
(بدر کامل) اہم تاریخی (پاکستان خیر)
۱۲۶۳

حصہ دوم
پہلے حصہ میں سات مرتبے چھپ چکے ہیں اس مجموعہ میں بقیہ
سات مرتبے چھاپے گئے ہیں جس میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
حضرت امام عصر علیہ السلام کے مسلسل واقعات نظم ہیں۔
مصنفہ

CHECKED-2002

حسان اہلبیت سید سر فراز حسین ضوی خیر لکھنوی

ارشاد تلامذہ حضرت آج منقولہ

کتاب ہذا حسب فرمائش سید اعجاز حسین
سید محمد حسن صاحب لکھنوی

نظامی پریس آہنی پھانک لکھنوی میں طبع ہوئی



قطعہ تاریخ
مصنفہ نواب سید حسن علی شاہ صاحب زیدی جگر لکھنوی شاگرد حضرت خیر
چودہ پھولوں کا سہ نگار ستہ گلستان خیر بدر کامل مشعل نعت و چراغ نقیبت
یسوی میں جب ہوئی تاریخ کی فکر اے جگر دل بکار اٹھا کہ ہے بیشک یہ باغ نقیبت
۱۹۵۰

مکتبہ کامتہ
ممتاز بک اینڈ سیل خاناس لکھنؤ

قیمت علاوہ محمولہ راک

۲ بدر کامل حصہ اول کے متعلق چند اہل قلم کی زیریں

رئیس التحریر حضرت نیا ز فقہوری مدیر نگار

بدر کامل جناب خبیر لکھنوی کے چودہ مرثیوں کا مجموعہ ہے جن میں سے سات مرثیے معصوموں کے لیے وقف ہیں جناب خبیر لکھنوی کے نہایت مشہور مرثیہ گو حضرت آوج کے شاگرد ہیں اور کامل (۳۶) سال سے اس بحر بکیراں کی شناوری میں مصروف ہیں۔ جناب خبیر مرثیہ گوئی میں خاندانہ دبیر کے پیر و ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ان کے مرثیے بڑھ کر وہی زمانہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے جب لکھنوی کی فضا پر مرثیہ ہی مرثیہ چھایا ہوا تھا اور مرثیوں ہی کی بدولت شعر و ادب کا دامن جواہر ریزوں سے مالا مال ہو رہا تھا خبیر صاحب لکھنوی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور لکھنوی زبان میں استنادی حیثیت کے مالک سمجھے جاتے ہیں اس لئے زبان اور انداز بیان کے لحاظ سے ان مرثیوں کو معیاری اور ٹکسالی تو ہونا ہی چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فنی و جذباتی حیثیت سے طبعی وہ بڑا وزن اپنے اندر رکھتے ہیں۔

ضخامت ۱۶۴ صفحات قیمت ۱۰ روپے کا پتہ: ممتاز بک اکیسی نیاں لکھنؤ

رنگار اپریل ۱۹۵۷ء

اقتباس گرامی نامہ جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب۔

المعروف بہ حکیم صاحب عالم صاحب قید مدینہ لاہور ڈیوٹیڈ لکھنؤ
برادر محترم۔ سلام علیکم۔ مرثیہ کی جلد پہنچی مطالعہ کر رہا ہوں اگرچہ ابھی

نظر طائرانہ انداز پر داز سے آگے نہیں بڑھی ہے اُسیر بھی بہت کیفیت حاصل کر چکا ہوں بعض بعض مقامات ایسے بنے نظر میں کہ تعریف کے لئے الفاظ نہیں ملتے اکثر مصرع اور بند پڑھ کر جناب آدج مرحوم کا کلام یاد آجاتا ہے واقعی شاکر داتا تو رشید ہو کہ ڈوب جائے استاد کے رنگ میں اور خاص اپنی سلیس زبان میں استاد کا رنگ بنا دے جزاک اللہ فی الدارین خیر انشاء اللہ اسکی جزا مدد و صین سے ملے گی۔

نیا زمند محمد قاسم
۳۳۔ جنوری ۱۹۵۷ء

اقتباس گرامی نامہ عالیجناب سید آل رضا صاحب رضا ایڈویٹ کراچی پاکستان
و شاکر رشید حضرت آرزو مرحوم

برادر گرامی قدر۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
اس سے پہلے بھی یہ جلد موصول ہو چکی ہے میں بتک سی انتظار میں رہا کہ
بالاستیعاب پڑھ کر اپنے معروضات پیش کروں۔۔۔۔۔ ان مریضوں میں جس
قادر الکلام کا نمونہ موجود ہے وہ میری تعریف سے بالاتر ہے میں تو ہمیشہ سے اسکی اس
خصوصیت کا معترف رہا ہوں آپ کے دم سے اب بھی لکھنؤ کی مرثیہ گوئی کا
وقار قائم ہے اُس زمانہ میں بھی آپکا خاص درجہ تھا جب دوسرے قابل ستائش
مرثیہ گو حضرات موجود تھے اور اب تو آپ ہی آپ ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور
زیادہ۔ چار دہ معصومین علیہم السلام کے حالات ایک ہی جلد میں جمع کر دینا بڑی
استفادیت کا حامل ہے۔ آئیے اپنے لئے تفصیل ثواب کا ایک خزانہ جمع کر لیا ہو لوگ
پڑھیں گے اور دعائیں دینگے اور اس سے بھی زیادہ اپنی خوشنودی ہو جسکا پروانہ
مدد و صین کی بارگاہ سے مرحمت ہو چکا ہوگا۔
دعا گو آل رضا۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۵۷ء

جہول، مکڑہ، ۱۱ فروری ۱۹۵۷ء گرامی نامہ سید فضل محمد خٹہ جرم ولی ارشد لاہور حضرت

برادر محترم جناب خیر صاحب

ہم یہ سلام سنوں واستخار مزاج مبارک۔ طالب بخیر ہر صورت بقید حیات ہو خدا کو
آپ بھی نصرت وعافیت ہوں، بدر کامل المعروف بہ گلستان خیر عطیہ گرامی توبہ سلیمان
ہمراہ کچھ سیکھ کر باعث تشکر و مسرت ہوا۔ یہ آپ کے خلوص محبت کی پین دلیں ہر جو صرت لائق
شکر یہ سچی نہیں بلکہ دعاؤں کی مستحق ہو۔ میں نے از اول تا آخر بغور پڑھا۔ کتاب کی غلطیوں کا
میرے خط نفس پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ بلکہ تصحیح ہوئی گئی، سچان اشتر جو مرقیہ ہر وہ لاجواب
جو مقامات میں وہ شکیل، ہر مرقیہ میں ساقی نامے عجب لطف دیتے ہیں، بہا رننی رنگ کی۔
بھولونکی نیزنگیاں نرالی۔ اشتر کے حسن سخن اور زیادہ سمجھ میں نہیں آتا کہ شوکت الفاظ
مضامین کا زور، پابندئے روایت زبان و محاورات کا لطف کس کس بات کی تعریف کرو
کم از کم ایک مسلم الثبوت استاد کا شاگرد ایسا سمجھاں فصیح و بلیغ تو ہو جیسی اندہ حال میں
آپ کی ہستی ہے، بلا شک فی زمانہ خاندان دبیر کے آخری سراج منیر کے جانے کے آپ کا
مستحق ہیں کہ اسے درے، نسخے آپ نے اوج و دبیر کے گلستان سخن کو اتنا تک خزاں کے ظلم سے
محفوظ رکھا۔ خدا کے تعالیٰ آپ کی سراج کی عمر میں یہ تصدیق مدد و عین علیہم السلام ترقی فرمائیے
آپ کی شخصیت و سیرت پر وہ جہان کر رہی ہے کہ لادکان اوج و دبیر اگر آپ کے فکر گزار رہے ہوں تو عین نصیحت
ہے، اچھوٹا منہ بڑی بات دل تو یہ چاہتا ہے کہ ہر ہر بند پر نہ سہی مگر اکثر بیات اور بندوں پر نقد و تبصر کیا جا
سکے۔ اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ" یہ سب پیرانہ سانی نڈل دماغ پر قابو اور نہ بھارت چشم پر اختیار ہو۔ اگر
بالاجال بھی کوئی اپنی ضعیف رائے تحریر کرنا چاہتا ہوں تو نہ قلم میں قوت تحریر نہ زبان میں طاقت تقریر

مختصر ہے
صد نازش جہان میں جناب خیر آپ
بیشک نسیم ہیچداں کا یہ قول ہو
چرخ سخن کے حبیب ہیں بدر منیر آپ
ہیں اختیار مسلک اوج و دبیر آپ

لے حضرت خیر وہ فنکار آپ ہیں
بعد وفات حضرت اوج و دبیر بھی
بدر کامل میری وہ جذبات کی کھینچی تصاویر
فکر بیکار ہے "اس سچ کی اب ہم کو نسیم
چرخ سخن کے خیم ضیا بار آپ ہیں
دونوں کے مثل طالع بیدار آپ ہیں
اوج کا نام بڑھا شاد ہوئی روح دبیر
خود تیا دیتا ہے تا سچ گلستان خیر

۱۳۷۳ھ

نسیم از منہ قدیم
نسیم حسن ممدی نسیم

تعارف

سید احتشام حسین صاحب رضوی پرفیسر لکھنؤ یونیورسٹی کے قلم سے

اپنی گونا گوں مصروفیات کے درمیان بچھے حال ہی میں جناب سرفراز حسین صاحب خیر کے چند مراثی پڑھنے کا موقع ملا اور مجھے ان مراثی کی ادبی اور فنی خوبیوں کا احساس ہوا۔ جناب خیر کی مرثیہ نگاری میں اگرچہ اعتقاد کی گرمی اور جذبہ کی شدت کو زیادہ دخل چس کی وجہ سے اُن کا خود ایک مخصوص رنگ وجود میں آگیا ہے لیکن انہیں فنی شعور حضرت اوج مرحوم کی شاگردی اور مطالعہ سے بھی حاصل ہوا ہے اوج مرحوم کو فن پر جو عبور حاصل تھا وہ کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے، خیر صاحب نے فن کی اس معلومات کو ایک باذوق شاعر کی حیثیت سے استعمال کیا ہے اور یہ بڑی بات ہے۔

اردو ادب کی تاریخ میں مرثیہ نگاری کا ارتقا ایک لمبے لمبے مطالعہ کا موضوع ہے کہ میں سلطان محمد قلی قطب شاہ اور وحشی سے لیکر تاج محل ہند میں میر انیس اور مرزا دبیر تک ٹھکانے سو سال سے زیادہ ہوتے ہیں، اتنی مدت میں مرثیہ نے محض ایک اعتقادی اور ادبی حسن سے معرکلا مظلوم سے ترقی کرتے کرتے ایک ترقی یافتہ پھیلاؤ اور خوبصورت ادبی صنف کی حیثیت اختیار کر لی، یہ ساری ترقی ہندوستان کے مخصوص معاشرتی، تاریخی اور ادبی ماحول میں ہوئی، مرثیہ نگار کے قدیم ترین اصناف میں ہو کیونکہ اس کی بنیاد جس جذبہ پر جو وہ بہت ہی اہم اور بھجان انگیز ہے، واقعہ کر بلا کے متعلق مراثی کا سلسلہ بھی اس واقعہ کے ساتھ ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور چونکہ اس حادثہ کے عظیم میں دلوں کو متحرک اور ذہن کو متاثر کرنے کی بڑی صلاحیت تھی اس لئے ایسے مقام پر جہاں امام حسینؑ سے عقیدت رکھنے والے موجود تھے مرثیہ نگاری کا رواج ہوا، جہاں تک اردو کا تعلق ہے وہیں جو وقت سے باقاعدہ اردو شاعری ملتی ہے مراثی بھی ملنے لگتی ہیں، فارسی کی تقلید کا جو جذہ بغزل، قصیدہ، مثنوی اور رباعی کے معاملے میں قائم تھا مرثیہ اس سے بڑی حد تک محفوظ رہا غالباً اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ خود فارسی میں مرثیہ کا کوئی ایسا عملی نمونہ موجود نہ تھا جیسا دوسرے اصناف میں، اس لئے اردو کی مرثیہ نگاری نے ابتدا ہی سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سیکھا، عقیدہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے بہت دنوں تک مرثیہ کو شعرا نے اس کی ادبی اور شاعرانہ

تہذیب و ترتیب پر دھیان نہیں دیا لیکن مرزا احمد رفیع سودا نے اپنی ہمہ گیر شاعرانہ صلاحیتوں سے اس صنف کو بھی بلند کر کے کوشش کی، اس کے بعد بے اردو مرثیہ نے اپنی ایک کلاس کی حیثیت برآں، بہت سے فنی اور ادبی تجربوں کے بعد پیر خبیر فصیح، خلیق اور دلگیر نے اس کی وہ شکل متعین کر دی جسے میر انیس اور مرزا ادیس نے مکمل کر دیا۔ ان بزرگوں کے خلاف اور چند دوسرے مرثیہ نگاروں نے اپنی انفرادی فنی خصوصیات پیدا کیں لیکن مرثیہ کا ڈھانچا دہرایا، زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ مرثیہ گوؤں اور مرثیہ سننے والوں کے ذوق میں کسی قدر تبدیلی ہوئی، فن کا شعور اور بیان و بدیع سے کام لینے کا خیال بھی بدلا، اس لئے آج کے مرثیہ نگاروں کا انداز قدیم اسالیب کا تسلسل ہونے کے باوجود کسی قدر مختلف معلوم ہوتا ہے۔

خبیر صاحب کے مرثیوں کے مطالعہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انھوں نے اساتذہ فن کی پیروی بھی کی اور اپنے ذوق کو بھی رہنما بنا یا ہے۔ کئی مرثیوں میں انھوں نے شاعری کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور کئی مقامات پر یہ بات واضح کی ہے کہ وہ سچائی کے پرستار ہیں، انھیں واقعات اور روایات کو نظم کرتے ہیں انھیں صحیح خیال کرتے ہیں، اس حد بندی کی وجہ سے ان مرثیوں میں کیفیت اور اثر پیدا ہو گیا اور شاعر کی غلطی نہ کوشش نے ہزار ہا بار کے دہرائے ہوئے واقعات میں شگفتگی اور تازگی پیدا کر دی ہے۔ میر نے جو مرثی دیکھے ہیں وہ محض واقعہ کر بلا تے تھے (گو مجلس کی ضروریات کے لحاظ سے ان میں جا بجا اس حادثہ عظمیٰ کے مختلف پہلوؤں کو دخل کرایا گیا ہے) بلکہ چار دہ موصوفین کے حالات مرثیہ کے انداز میں پیش کئے گئے ہیں، اس سے بھی کسی قدر تازہ پیدا ہوا ہے اور شاعر کو وسیع تر میدان اظہار خیال کے مل گیا ہے۔ ان مرثیوں میں بیانیہ انداز اختیار کرنے کے بجائے اکثر تاثراتی رنگ اختیار کیا گیا ہے اور انھیں پہلوؤں پر نہ روپا گیا ہے جنہیں صنف نے ضروری سمجھا ہے۔

مرثیہ میں ترتیب واقعات اور انداز بیان سے جو معنوی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں، خبیر صاحب کے یہاں وہ قابل توجہ ہیں، شالیں پیش کرنے سے یہ بات واضح ہو سکتی ہے لیکن مطالعہ کریو الا اپنے ذوق کے مطابق مثالیں خود تلاش کرے گا۔ اس زمانہ میں کہ جب فن کی طرف سے بے توجہی برتی جا رہی ہے۔ اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرنا لائق تحسین ہے۔ مجھے امید ہے کہ خبیر صاحب کے یہ مرثی مقبول ہوں گے۔

سید احتشام حسین

مرثیہ
غازہ سوسے مضامین صد امیری
تعداد و سہ (۳۷)
در حال امام جعفر صادق
مصنفہ

سید سرفراز حسین رضوی خیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

بِسْمِ

بِكَاتِ شَهِيدِ صَادِقِ الْوَرَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْوَرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا الْعُدْوَةُ الْوُثْقَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْلَ اللَّهِ
 الَّتِي تَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْعَمِيْنِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ خَازِنِ
 الْعِلْمِ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِالْحَقِّ اللَّهُمَّ كَمَا جَعَلْتَهُ
 مَعْبُدًا كَلَامِكَ وَحْيِكَ وَخَازِنَ عَلَيْكَ وَ
 لِسَانَ تَوْحِيدِكَ وَوَلِيَّ أَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ وَدِينِكَ
 فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ
 وَجُحِّثْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

ولادت امام جعفر صادق عليه السلام	شهادت امام جعفر صادق عليه السلام
----------------------------------	----------------------------------

۱۵ رجب ۳۸ هـ

۱۶ ربيع الاول ۳۸ هـ

۵۴۶

فائدہ روئے مضامین، صداقت میری
بیچو گی بلبل رسوئے رفاقت میری
نہت نظر لائق تحسین کیا رفاقت میری
تائیں برق سے لےتی ہیں طلاق میری
میں صفت بھٹی خندا کے سکندر میری
نظم کے اپنے میں جس کے جوہر میری

۵۴۷

مذہب صحت و صحت کا سبق یاد کیا
ہاں طلب صیت کو ذرا یاد کیا
طرز و جب دل اس نے ایسا کیا
بڑھ کے چربی کے تھکے نے ایسا کیا
نظم کیا تیر میں بھی صدف کی پانی کی ہے
راستی جو بے خبری خلافت کی ہے

۵۴۸

دل ناختم کچھ اگڑے دھڑکتے ہیں
چلیئے یاد و خلالت سے غم جو ٹپٹ ہیں
لاکھ بولتا ہے نفس اگر جھوٹے ہیں
ایک لکھا جولوہی سے غم جو ٹپٹ ہیں
اگر خیریں تو غم سے ملا دیتا ہے
جھوٹا ایمان ہے لکھا دیتا ہے

۵۴۹

لے خلاصہ صحت بنانی سے زبان کلام
تا کہ راضی تھا خوشی میں بنی تمام
کچھ بولی تھی کہ غم میں بنی تمام
میں صدق سے ہے مطلع اور کلام
عطر خاص ہے پر غم میں ہے جانے
کچھ بھی جو غم میں ہے کلام

۵۵۰

لاہور پیکر ایک راہ میں لڑائی
میری بائیں اگر جاوے تو غم
کیا کہ اسے دور حضرت کو کجا لڑائی
چھو نکروں دل کو لڑائی جو کہ لڑائی
روز اول ہو گیا عید بنا لڑائی
مجھے اگڑے چاہا اسے چاہا میں نے

۵۶

جوجہ کا روز تھا تر ہوئی بی الاول
شجر علم کی کو ملا صدق کا پھل
موتی برساتا تو، جھوم کے لڑایا دل
بازن نور سے تابندہ دے دشتِ حبیب
صورتِ مصطفیٰ چہرہ حقیقت کی جلیق
دامنِ حضرت باقر کی گہر کی جلیق

۵۷

اچھ ایک آپکا بھٹو تھا بکری معلوم
کے بے بن نام سے اک نہ غیاں میں موم
ایکجا ذاتِ طہر بھی غنی دریا کے علوم
نیکے افضل کل آلات کی جو خلق میں موم
بدوں کے واسطے نیسانِ ہدایت میں
فیضِ جالبی خداوندی مومِ حجت میں

۵۸

ب خطاب اچھے لکھنے میں قلمِ قوام
کوئی نا خط نہیں کتدے چو کوئی خطا ہر
کینٹھ سوڑے جی مقامِ آسمان
لقبِ خاص تھا صدق پہ جہاں خطا ہر
بے نقب آپ کو پیرِ ارباب نے دیا
جو جو کچھ نہ دیا خالق سبحان نے دیا

۵۹

جانِ پیہر کی کنیت تھی ابو عبد اللہ
عبد مودیا یہ ریلو، قاطر خواہ
نقشِ پاکینا ارباب کے لئے کوشش
چھوڑ دے بندے نقطہ ایسے کوشش
پاکین میں تحقیق کو نہ ملنے دے
ب جگہ میں چھوڑ کے لکھ انے دے

۶۰

عزتِ وجاہت ہر خور کاں ہے جیساں
شانِ تھی، محبوبِ خوار کی حیدر میں عیاں
فاطمہ کو کیا اندر نے خاتونِ جہان
سیرِ فلک میں پائی جی فتنہ جہان
ثروت ہر دو جہاں عابد دبا کر کے
صادق الٰہی صلیب و رنج کو شکر کے

۱۱۵
 آج تک سیکھ عصمت کا جو قائم و دائم
 ہوں کہ حضرت جعفریؑ کی شان پر
 سعی کرتا ہوں جو ہو فیض الہی شامل
 منزل رح ہو طے علی ہو پوسے جو شعل
 ساغز شوق میں صبیحہ دلالت بھروس
 قائم رہے پہلے جی نابا علی دم کمروں

۱۱۶
 بعد از اس ہوسے حضرت صیادؑ جو امام
 صبح صادق نے کیا تیرا امت کو سلام
 قادریؑ کی جہنم ہوئی شام
 تیرا سے قہقہے ہیں یہاں ماہ نبوت غلام
 طہوت خانہ کے لئے جایزہ تیرا کیا
 فخر دان کم کو کھلے پو دوں پیرا

۱۱۷
 ہر طرف دھوم ہوئی فان امت کچھو
 گفتار آج خیر تیرا ان شریعت کچھو
 کیا چلتے ہیں گہرا سے ہر امت کچھو
 منور زنگیں ہیں قرآن کی صورت کچھو
 حسن تر ہو چکی ہے جو ہر تقریر بھی ہے
 کہ منہ بھی جی سے ہی تیرا بھی ہے

۱۱۸
 جعفریؑ جو ہم کی آرا سستی کیا ہو رستم
 تیرے گلہ سب سے بھی یہ تنہا سے اندم
 عقائد و عقائد علیؑ کی وہ شہر عشق شہنم
 منتظر رہا تھا مہمانوں کا بالطفہ کرم
 چیز بے کھانے کی نہ احاطہ میں دوریں
 فخران نعمت پہلے جی خیرین ہو جو دین

۱۱۹
 کاش نورہ لبر عطاء و الطاف
 قاب قوسین کی تصویر پر ترافہ صلات
 کھلے فتنہ ذائقہ غریب طبعیت شفاف
 ہر طرحی پر وہ استبقر حجت کے خلاف
 شاہ کی باتوں میں ایمان کی اگر تیری تھی
 کھلے کے ساتھ خدوئوں کی بھی شری تھی

۵۶

دولت خیر سچائی کے تقاضے کی طرف
سب سے ملتے تھے باخلاق مولد اس قدر
کوئی اتنا تقاضا نہیں کیا توایاں برکت
ہزاروں کے لئے بھی تھا تقاضا جو نخست
روحی ارب کے لئے تو خلیط عالم بھی
دوست سچ بھی حق و حقیقت اسلام بھی حق

۵۷

کھلم کھلی تھے حقے حال کی شان و شوهر
کیا اس طرح نہ تھے جس کے لئے غفلت و غر
نہ زبانی کی تھی تاہم سچ بچہ مضطر
مقتدر سے اپنے پروردگار کے لئے غم
سبب شائش کر وجاہت تاسف تک نہیں
تھایا یہ قانون سے امر اور تکلف نہ کریں

۵۸

افس کی ایک اینٹیں ہر کج نشا
غم کا ہنگام اچھا یہ جائیں محسوس میں ہمارا
کہ مولانا نے یہ نہیں بھیجے ابنا
پیسے کیوں بنائیں نہیں ملے زندہ
جیسے شوقی ہیں میں نے کمال خط لکھیں
انہم فخر کی نسبت یہ نظر رکھیں

۵۹

یہ نہیں براست علی آقا کی صفات ہی
چوچھو کچھ بولوں نے غم و ہوش کی
خیرت چھوچھو تو بولے یہ امام اعظمی
ہر وقت حق تھا کہ کچھ بولے کوئی
بھی باندیاں حادہ تھیں ہی ال بھی
کہ خیروں بھی باجید حق اطفال بھی

۶۰

کیا کیوں کی دہریا اچھا میں غم
بابت شہری یا بھی نہیں ہوئی کلمہ نہ
سر سنا کہ جس طرح وہ بڑی حق بھی
جو کچھ تھا کلمہ کلمہ کی حق بھی
تو تھا مجھ کو وہ الم لوٹ پڑا
اگلے آنکوش سے فرزند مرا چھوٹ پڑا

۱۵۷

اگر کسی کلمہ فرزندِ مریقی تھی
اگر کچھ غم نہیں تھا تو کہوں مریقی تھی
نہ ہر حال میں کہوں مریقی تھی
وہ بھی مریقی تھی خدا میں بھی خدا کا بندہ
کہ یہ یہ نہ تھی عیاں لطیفِ خدا خدا کا کیا
راہِ معبود میں تو تھی کوئی کوئی کوئی

۱۵۸

بہارِ جنوں کا تھا اک لالہ لالہ تھی
جسے بھلیں نہ تھی شمعِ حق تو نہیں بھلیں
فصلِ تیار ہو تھی مریقی تھی تیرے بھول
وہ موتِ عالم کے کرتے تھے کچھ نہیں بھول
تو کہ ہر کسے کو تو کرتے تھے کھانے کے لیے
درِ کھانے تھے دیواروں میں نہ تھے کچھ

۱۵۹

کلمہ تھا شوق سے جو چاہے آئے بجا
قوتِ بانی چاہے ہیں یہ کلمہ کلمہ بجا
کھائے اور دوستوں کو اپنے لیے بجا
بہارِ جنوں کا تھا کلمہ انبارِ کلمہ بجا
غیر تھا ممنون کہ تم نے بنایا یہ ہے
اسی اسی اُردہ فکرِ جہان آیا یہ ہے

۱۶۰

بہارِ جنوں میں ہی پڑ جاتی تھی تیار ہی پڑ
باغِ باؤں میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی
انجلی بھی یہی تھی تھی تھی تھی تھی
بہارِ جنوں کا تھا تھی تھی تھی تھی تھی
بھڑکیاں تھی تھی تھی تھی تھی تھی
بھڑکیاں تھی تھی تھی تھی تھی تھی

۱۶۱

وقتِ تھا دوستوں کے وہاں تھی تھی
دوست بھر نہیں آئی تھی تھی تھی تھی
ہر گز تھی تھی تھی تھی تھی تھی
کہوں نہ تو تھی تھی تھی تھی تھی
کجا احوال کی سوا کوئی خبر نہ تھی
سب بہ لطافتِ عنایت کی نظر تھی تھی

۶۶

ایک دن کو تو میری تہ بپا کر لی تیر
ابھی اک لمحہ نہ سہرا دیں کھائی کھوکھ
کے وہ کہنے کی گشت حق ہو اس پر
ظلم سب کے پریشان تھی جی کی دفتر
کے یہ تیر کیا اہل کم کم کیشوں نے
اُسے کچھ لکھا لیا کیا دلیں نہ تیروں نے

۶۷

کھلے تھے اہل وقت بہرہ جی تیر
تو کس میں کس تھے ہی غم تیر
تو کی آسودن سے ریش تیریں سب
داخل ہو سب ہم سے غم تیر
جو تیر کے ان شخص کو چھوچھا شش
غم کی بھرہ خالی میں سر پر شش

۶۸

نالاں عشق کی فدا کرنے کے تیر
دی اہلی سے عالم نہ ہوں تیر
بوسے والا نہ کیا کیفیت نہ رو تیریں
مغض کی پہلے تو عالم نہ بلایا تیر
مومن نے وہی سب حال سُنا یا تیر

۶۹

تیر کے عالم ہوا شرمندہ کیا ہو
دیے دو سو درم اور مومن سے ہزار کیا
کہ چودہ صاحب حاجت تھی کہ کسے ملا
نظر کی تھوئے مال اور نہ لیا اک شب
وکیلے یہ شرم نہ کر خاک چھٹکایا تیر
شکر خالی ہی کیا کچھ سئے اٹھایا تیر

۷۰

سات دنیا سے بھیجے بالطف تیر
کہا کلام ہی اس دوست کو تیر اسلام
پایں تو من سے کہے آیا جو حضرت کا غلام
ویرینہ اسکو وہ دنیا کر کہا شرم کا پیام
مومن ہوئی مگر ہم قدر اہل بھی فدا
کہو آقا سے مراد پندار ال بھی فدا

۱۷۷

دین و دنیا میں سہارا ہیں مرا شاہ ہوا
خوشتر کے دکن بھی شفاعت کرتی کی آقا
کے خادم نے شہر میں جو یہ حال کیا
کہ ہوا اس لئے درگاہ اکی می رہا
سات دن صرف غیاث الدین خاں کے
میں جیتے تھے ان کے وہ کھنڈ

۱۷۸

بجز ہفتے سبھی اغلاق نہ منسلک ہو
بجز عجز کی غوغا طہریت ہوئی اب
خاک میں کی جو خوشی ہوئی اگر یہ سب
کچھ اس لیے نہیں بھی جا سکتا
نہایت کیا شہر کی کو بنا یا دریا
چاہا جلیبہ غم غم کی آباد کیا

۱۷۹

ایکین قافم قدرت ہو ہو علی شہر
ہفتا اس سے خاطر سب شاہ دیجاہ
اکل و صلی ہوں میں تو بھی اس آگاہ
سب و صبح انکار اس کی کو جسٹہ ہوا
تو بھی دیکھے گا وہ خوشی کہاں ان کا
دل سے شوق ہوئی ہے تو کیا

۱۸۰

تمام کہ افکار کا شہر نہ جلیبہ کیا
ایک دفعہ دیر وہ جہاں کا سب
اک جو افکار کے زین ہو گئی ہو
فیض مجاز سے پیدا ہوا دیر
پانی تنصاف چلتا ہوا اس کی طرف
ہر طرف سے فخر و عزت کی

۱۸۱

قدن انور کی ایک طرف کو پیدا
سب کو ہر شہر بھی شفاعت تھا پائی
دور کی محنت تھی ان کے لیے صلی
بہترین شہر تھا اس آگاہ اوقاف کی
کلیے تھے وہ سب نہیں غم غم
پانی غم غم نہ ہو باقی شہر خدا

۱۰۰

کے بعد انفق میں سے لے کر شاہ اسم
ان کا منہ کھلائی تھی میں نے نہیں دیکھا
جیسے دیکھا کہ یہ بڑا بڑا کلمہ اور اسم
وصفت ان مندوں کا تو ان میں سے کچھ
نظر آئے تھے ہر ایک سمت کے اندر
میں کو کچھ شہرہ ہیں کہ خاموش پر

۱۰۱

میں نے جو عالم نے بڑھتی تھی اور غریب
میں نے پانچواں تھا یا فقیر
میں نے جو بڑے ایک ہدیہ کی سمیت
میں نے کچھ کیا غل بھرا آشتی و سلامتی
دل کیا نہ دیکھو جو بڑے بڑے
بانی لائی پر ساتھی کو توڑ کے

۱۰۲

میں نے دو پانی پیا اور کیا نہ لکھو
دوسرے عالم میں ایک بڑا
اسے ساتھی مری جانب بھی گم کیا
میں نے ایک کلمہ بھی نہیں جانتا جس کی علامت
بکرا چارو کر اور مست سے وہ تو کرتا ہوں
نہ لکھتا نہیں ساتھی تو رادم بھرا ہوں

۱۰۳

ایک ساتھی کا لئے حضرت باقر
میں نے احوال میں ایک شہرہ بھی
غواب میں حضرت صادق نے بھی
میں نے اس غواب کی تعبیر کی ہے یہ اب
دیکھیں جو خوش و لا خود بھی تصدیق ہوئی
روشن ایان ہوا جس کی توفیق ہوئی

۱۰۴

میں نے بھی جو عالم میں تھی تصویر بھی
میں نے کھلا کر ان میں بھی توفیق بھی
میں نے باد میں تھی زلف لکھ بھی
میں نے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
میں نے صورت میں تھی صورت بھی
میں نے صورت میں تھی صورت بھی

۵۲۱

مہرِ بھیل کی غوثیت سے کلام میں ہو
میں لیتا ہوا دیار سے دلا جام میں ہو
روزِ غرب اور ترقی کلام میں ہو
بیکوہ سے لے کر اسلام میں ہو
زیرِ پیر اور غم نام ترسے کے پیچوں
سخت کج پر اگر جاؤں تو شے پیچوں

۵۲۲

بجز سیریلوں بجز حق کی پیچوں
جاؤں غریب و سدا کر سیریلوں
زینا کی پیچوں کی زینت پیچوں
بلکہ غریبوں کی غریب پیچوں
بلکہ سدا کو کھینچا کر پیچوں
پتا کیسے جانے لگاؤں غریبوں

۵۲۳

سجیلوں کی دین میں حق کی پیچوں
مگر اہم میں حق کی دین کی پیچوں
سجیلوں کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں

۵۲۴

غریبوں کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں

۵۲۵

ساقیاں پیچوں کی پیچوں کی پیچوں
لاکھ لاکھ کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں
مگر حق کی پیچوں کی پیچوں

۱۵۵

یہ پائیس سے مظلوم نے ہر سودی کچھا
دونوں آنکھوں سے روناں کو کل تھلایا
کئی آواز خدا حافظ ونا صر سڑیا
خوشی غیر لڑو سالک تسلیم و رضا
نہ کے یہ قیصر مگر کا مجاہد اٹھ
سود ختم ہوتا مودت لبر کلافسن اٹھا

۱۵۶

علم حضور سے یہ سب کے کچھ شغل و دل
یہ پختہ نزل پہ جاو کچھ تھا موجودیاں
دیکھا لگنے سے اب اس شخص کو کچھ فرماں
گلا دیون میں دوا باز دھسے کچھ کھیلان
جھٹلے یہ پائش پڑی طلعت و دریا
قدیر کون و مکان سے کجا بود میری سے

۱۵۷

بہ کچھ سے اب دلی کی تر مرنے لگی عیا
تیرے پیر پوری کہ کچھ ملے سے ملے خدا
اب سے حکم عالم کا بوجہ بہت حق و حق
اب تو قیاسی کہ سب سے یہ ادا دے اسکا
اب تو باغیر کریں سید عالم اللہ
شہرہ انکس پائیس سے فرمایا کہ اللہ

۱۵۸

بہ کچھ پیر پور میں تو کچھ اذن ترا
بولا وہ اتنا وقت ہے نہ کچھ ابھی
کی ادائش نہ نہ نازا دوزخ سے کچھ
بہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
عرض کی اس نے یہ کچھ کچھ کچھ کچھ
وہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۵۹

تھے خواست میں شہر میں دیشو اوبلا
علم عالم تخلص سے نہ کچھ کچھ کچھ
بہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
بہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
شہر میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
بہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۵

جو کہ خاندان نے پوچھا تھا کہ جو صاحب
مطلبین اپنی اصل سے باہر و غایت رب
کے داد ہیں کہ جتنے کو وہ لکھ جائیں ب
سے منزل و کشتہ صابر و شاکر آیا
جو کہ میں میں جو کو کہ مسافر آیا

۱۶

ان کے قتل خبر دی ہے وہ بازار آیا
دیکھ کر تھا کھرا کہ وہ نہیں پوچھتا
کیسے سے ہی مرنے کا حکم ہو رہا
ایک دم سے کہا پوچھو تو ہو رہا
یہ کہ داد ہوئی ہو پوچھو تو ہو رہا
جو کہ اپنے اپنے دربار میں غم و تباہی

۱۷

بلا حال کہ اس بھگت کی تہ تھا
کہ لاؤ نہ تھیں تھیں نہ تھیں نہ تھیں
انہی ظلم اٹھاتے تھے ہم کو
بہ لاؤ نہ تھیں تھیں تھیں تھیں
دیکھو جو یہ ہے جو یہ ہے جو یہ ہے
جو کہ اپنے اپنے دربار میں غم و تباہی

۱۸

تیرے درامد کی میں نے تہ تہا
جو کہ اس میں صاف دلداروں
وہ شخص کو یہ پوچھو کہ وہ
پوچھو کہ ایک اور وہ صاحب تھیں
ہاں غم کے وہ اکثر کا عاشق آیا
تھیں حال کہ ان کی میں صاف آیا

۱۹

جو کہ میں نے تہ تہا پوچھو کہ
سچا کہ نہیں کہ میں نے تہ تہا
کہ انہوں نے کہ وہ اس تھیں
وہ شخص کو یہ پوچھو کہ وہ
پوچھو کہ ایک اور وہ صاحب تھیں
ہاں غم کے وہ اکثر کا عاشق آیا

۵۱۱

میں نہاد و جو تھا عالم جب میں مغرور
بھیجی تھی شہرت کے لیے نہ راہ راہ
تجربیں کھا کر اُسے جان نہ سمجھتی تھی
خوش دین تھی گئی ہو چلی دنیا کے نور
کی وصیت نہ کر سکی تھی فضا سے پہلے
پاس بلو باد عز و دلوں کو فضا سے پہلے

۵۱۲

اگر کلف و صیت تھا نصیحت بھرا
کی حق تا جید ناز آپ نے ہمارے بھرا
بلکہ مانے لگا قبلہ ارباب صفت
جو کب کچھ مجھے نازوں کو نہیں دے سکتا
جو بھی ایسا ہو وہ جو ہے لہجہ کا مگر
خوشی میری شقاوت ہے لہجہ کا مگر

۵۱۳

صلہ رحم سے باز آئیں نہ میرے شباب
دریں بزم آں واحد کی ہونے نہ باب
انفکال کسے نہ یہ چھوٹے نہ راہ صواب
مگر میری سزا نے رولانے کا قواب
ساتھ تو ان کے ہر حرکت کی خوش نصیب
اگر کو اور اچھی سی نیکی یہ بہ نصیب و واجب

۵۱۴

پھر کہ موی کاظم سے یہ یادیدہ تر
کسے شیعہوں سے نہ رہا کچھ غشی تر
کچھ جس طرح میری تاسلی کو ناز و غم
خوش روئے نہ ہو چکا جس کو میں نہ کہ غم
میری جھپٹاؤں میں یہ بھی مری جان غم
دریں مژگان کا دنیا میں ان کو غم

۵۱۵

دقت اگر کیا فاموشی نہ عرض مقام
ہو انوار کی بنیدر پھویریں کو غم مقام
بیشے غم دل دیا دوسرے شہر کے غم
پہلے پہلے غم تھے مگر غم غم غم
جاوید صبر کی دوا کا پکا علاج بھی
میری برکت کی سجاد کا عالم بھی

۴۶

بلکہ ان کے گھونٹیں اب کبھی نہ پہنچیں گی
وہ عجب میں ہیں میں غن و گل میں
نہ کی بر جلال اللہ مظلوم پر
گھر سے دور اور ہر جگہ پر
سے خیرات سے کہ نہ نہ اٹھایا اللہ
جادو کا نیک نیک کا چھپایا اللہ

۴۷

کہیں ان کے کچھ کچھ کچھ کچھ
کو سوں دور اپنے وطن سے
روز و رات میں وہ عجب کا
فرصت کی درگوں کی محبت و
پہلو سے وہ سلطان میں تو
جھنجھکیوں کو بستان میں تو

۴۸

یہ اس کی حضرت بزرگوار کی
لیکھا مجمع انوار میں اللہ کا نور
نیک نزل رحمت بشارت غور
تھاد میں موی کاظم بہت غم کا دور
قبر نور سے تھے شمع شمع
فاتحہ پڑھ کے عزت و انوار

۴۹

یہ انہوں کی پاک پگند ہو جو
دل شمع میں کھلتی اس کی پراسی نمود
سے جو حق بخوبیوں سے جلد جلد
ظلم سے بچنے شان نور کے بھی نہیں بود
خدا ناظر نہ ہر ایسی بودی
کہ وہی

۵۰

یہ کب نہ آد جبر میں نہ ہو
نہ کی ان کے کچھ کچھ کچھ
جس سے ناراض میری جی اس وقت
جب نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
ان کے لکھنے نے اس کا کو نام کیا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

تاریخ ختم تصنیف مرقیہ ہذا الامجاد اللہ شانی شاہ جہری
 جو پڑھے مصنف کے لئے دعا کرے

رباعی

تعریف ہو یہ پیمبری پھولوں کی توصیف و ثنا ہو حیدری پھولوں کی
 میں پڑتا ہوں مدح صادق آل رسول مجلس میں ہمک ہو جعفری پھولوں کی

رباعی

حاصل ہوئی شپیر کی سرکار مجھے دُر بار جو ہی ملا وہ دُر بار مجھے
میں مخبر صادق کا ہوں مداحِ خیر قرآن و خبر سے ہی سروکار مجھے

دیگر

اسلام کی کشتی کے سہارے ہیں حسین ایمان کی منزل کے ستارے ہیں حسین
ہو جس حُیْنِیْتُ حِیْنِ اُس کے ہیں کہتی رہے دنیا کہ سہارے ہیں حسین

مشرقیہ ۹

ہفت آئینہ گروں میں جلاکس کی ہے

تعداد ویشہ (۱۲۶)

در حال امام مہوی کاظم

مصنف

سید سرفراز حسین رضوی ختیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی چھاپک لکھنؤ

زیارت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَدِّيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحِبَّةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَدَأَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ انْتِكَافَ
 نَرَاهُ عَارِفاً بِحَقِّكَ مُعَادِيّاً لِأَعْدَائِكَ
 مُوَالِيّاً لِأَوْلِيَاءِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ
 يَا مُؤَلَايَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ
 مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَتُخْتَلَفَ الْوِلَايَةِ وَ
 مَهْبِطَ الْوَحْيِ وَمَعْدَنَ الرَّحْمَةِ وَخُرَّانَ
 الْعِلْمِ وَعِثْرَةَ خَيْرَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ
 رَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تاریخ ولادت: صفر ۱۲۸۵ھ تاریخ شہادت: ۲۵ رجب ۱۸۳۲ھ

دفن کاظمین بغداد

۱۰۰

بفت آنکه در روزی که در جوار
کریه روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار

۱۰۱

بفت آنکه در روزی که در جوار
کریه روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار

۱۰۲

بفت آنکه در روزی که در جوار
کریه روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار

۱۰۳

بفت آنکه در روزی که در جوار
کریه روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار

۱۰۴

بفت آنکه در روزی که در جوار
کریه روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار
سازد آنکه در روزی که در جوار

۱

ہونے میں صحت و اس کے اثری اثر کی طرح
بروز کی کوئی گہری سچائی کی طرح
جادوئے نظم و نثر کی طرح
دار سے غور و نشان میں یہ یہی صفت کی طرح

۲۲

۲

جہاں ہاں کی آواز کی کیفیت کی طرح
کامین ایچے سے طائر کی طرح
تم بھگت صداق کا وہ اندر سے
اس فقیہ کی یہی جھجکت ملا تاج کی
شکوہ صبر و شکر در باب مراد کی ملا

۳

بہلے میں بہت غور و فکر کی طرح
سناواری میں شے تو رات کو کھیلوں
آسمان سے بھی جو کچھ غور و فکر کی طرح
بہلے میں لجانے سے جلوہ توین کی طرح
ارنی کرنے کو وہ اندر سے کھلے راز کی طرح

۴

فرز جبر و قہر کی طرح
جسے لگتی ہیں یہ جنت کی بجائی پر
نوبہا رہنمائی کی طرح
ساتواں حق کی جاعت کی مصلحت پر
مفتوح کی گئی کوہ کی طرح
دیکھتے نظر و عبادت کی توین کی طرح

۵

محکم و قوی حالت کی طرح
جسے لگتی ہیں یہ جنت کی بجائی پر
نوبہا رہنمائی کی طرح
ساتواں حق کی جاعت کی مصلحت پر
مفتوح کی گئی کوہ کی طرح
دیکھتے نظر و عبادت کی توین کی طرح

۱۱

میری آنکھیں ہیں جو حق و باطل کو
شفقتی رنگ میں دو برابر دیکھتا ہوں

۱۲

جو کہیں جیسا کہ غیب سے حکم ملتا ہے
خضر فرشتے کا راستہ یہ پھر ہر صراط

۱۳

خوشنماں سے ہیں سب پرکھنے کی طرح
خاک کے تونے میں پڑے خیر و شر کی طرح

۱۴

دور تک نشتر عریض چھوڑ کر گزرتی
رات بھر لوٹے چھوڑ کر گزرتی

۱۵

جیسا کہ وہیں دریا کا سماں منظر
وہ کہنا ہے کہ بہار کے لکڑے کسے

عالم فرزند دھرم حریف تابان کمر
نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر

نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر
نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر

نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر
نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر

نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر
نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر

نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر
نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر

نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر
نقش پر بار دھرم رنگ گلستان کمر

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

صاف میرا کہ صفات میں کی طرح
ناتانہ پھر پھر شمع کی کمر کی طرح

صاف میرا کہ صفات میں کی طرح
ناتانہ پھر پھر شمع کی کمر کی طرح

صاف میرا کہ صفات میں کی طرح
ناتانہ پھر پھر شمع کی کمر کی طرح

صاف میرا کہ صفات میں کی طرح
ناتانہ پھر پھر شمع کی کمر کی طرح

صاف میرا کہ صفات میں کی طرح
ناتانہ پھر پھر شمع کی کمر کی طرح

صاف میرا کہ صفات میں کی طرح
ناتانہ پھر پھر شمع کی کمر کی طرح

وہ جو اس کمر دل کو تڑپاتی وہ عاتقی
پھر کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر

وہ جو اس کمر دل کو تڑپاتی وہ عاتقی
پھر کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر

وہ جو اس کمر دل کو تڑپاتی وہ عاتقی
پھر کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر

وہ جو اس کمر دل کو تڑپاتی وہ عاتقی
پھر کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر

وہ جو اس کمر دل کو تڑپاتی وہ عاتقی
پھر کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر

وہ جو اس کمر دل کو تڑپاتی وہ عاتقی
پھر کی پھر پھر پھر پھر پھر پھر

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

جس کے پھر دیکھو وہاں صبح عاتقی کی بہار
باز قدر کے نچنے ہیں بیابانوں میں

وہ قدرتِ حق تعالیٰ کی شان و شکرت
 و کرم و رحمت و جلال و جلال
 بھلاؤں کے لئے ہے وہ شرف و کرم
 بجز ان کے لئے نہیں ہے اور ان کے لئے ہے
 صفت قدرت رب و کرم و جلال
 ان کے جنت بہار و جنت بہار

رب جل جلالہ و جلال و جلال
 کرم و رحمت و جلال و جلال
 بجز ان کے لئے نہیں ہے اور ان کے لئے ہے
 صفت قدرت رب و کرم و جلال
 ان کے جنت بہار و جنت بہار

مخلوقین اور ان کے خلائق
 شان و کرم و جلال و جلال
 بجز ان کے لئے نہیں ہے اور ان کے لئے ہے
 صفت قدرت رب و کرم و جلال
 ان کے جنت بہار و جنت بہار

عالم
 کرم و رحمت و جلال و جلال
 بجز ان کے لئے نہیں ہے اور ان کے لئے ہے
 صفت قدرت رب و کرم و جلال
 ان کے جنت بہار و جنت بہار

جلیا ابی بکر و جلال و جلال
 کرم و رحمت و جلال و جلال
 بجز ان کے لئے نہیں ہے اور ان کے لئے ہے
 صفت قدرت رب و کرم و جلال
 ان کے جنت بہار و جنت بہار

۱۲۱

تطبیق بود و از آنست که هلال
آن ای که بختی از شیر خصال
من کاف و صفت و کمال
معموم و غیره و بی مثال
جاء تقییر از بی بد و کمال
پیش پو کشت به انشا و بحال

۱۲۲

که بجه بود به مواد افلاک
دعا و کمال نظر آنست که
ایستاد و بی کمال
بجای بگویند و بی کمال
کمالین و بی کمال
که بی کمال و بی کمال

نقد

۱۲۳

دوین بر تیر و تیر
رو به یکسان که در تیر
بیست و آن حال
حال و حال
بیست و آن حال
رو به حال

۱۲۴

السلام و کون و دانه غریب
دارت عابد ببار اسر ببار
باید ببار
باید ببار
باید ببار
باید ببار

۱۲۵

جغری بکمال شقی و باغ و بی کمال
استاد خان و بی کمال
محسن و بی کمال
محسن و بی کمال
محسن و بی کمال
محسن و بی کمال

۴۴

چرخ عالم میں نام لکھا تھا کیا تو فرما
وہ بہر جنب جھڑکتا ہے کہ کوئی لکھ نہ دیا
سند آرائے امت ہے سلطان بد
دور و نزدیک کا تھا زور تھا عجب کیوں
دشمن باغ شمشادہ نجف سے تھے
خفجری پھول تھا اور پراگندہ تھا

۴۵

گرچہ جھڑکی کوئی شہر تھے جو دہم
اگر کی اولاد کا بھی دور تھا ظلم
مشرق و غربت کی کھڑکی تھی ظلم
خاندان بڑی تھی طبیعت برہم
ظلم ایجاد ہو اگر تھے خلدوں میں
تختی اولاد بھی جن کی دیواروں میں

۴۶

بہنوں میں میں ہوا مری بن کریم
یہ بھی تھا پینہ بزرگوں کی کھڑکی
ایک سال میں رکھا کوئی ظلم کو اس
یونانی آدمی بن مری تھا شرم اگر
عمید نیلہ تم کہتے تھے کیا کیا
نام سادہ ہے دنیا میں کیا کیا

۴۷

میں میں ملک دوبارہ ہو چکا ہے
جہاں بالائے زمین ہو چکا ہے
حاکم و قاضی میں ہو چکا ہے
کہ غلامی غریب میں ہو چکا ہے
فلسفہ و فسادات میں ہو چکا ہے
مگر کوئی دولت جو ملی ہو چکا ہے

۴۸

عمر باد کی جو بارون ہوا تھی نہیں
اس کے وہی تھے باغ و بہار تھی نہیں
گر میں باغوں کی بجائے فانی تھی نہیں
کہ کہیں کو خفجری کا تھا یقین
ایسے باتوں میں رہا کوئی کھیل نہ تھا
دولوں کیس میں مخالفت تھی نہیں تھا

[illegible]

دیکھی ہمارے دل سے
 لا الہ الا انت سبحانک انک
 ہی اے خداوندی جس نے
 ہمارے دل کو اپنے کرم سے
 پوری کر دیا ہے
 ہمارے دل کو اپنے کرم سے
 پوری کر دیا ہے
 ہمارے دل کو اپنے کرم سے
 پوری کر دیا ہے

لے لے
گر نشان توئی در درو عالم کنی بان
حاکم جمع توئی میں ملک سلطان
میں جیسا کہ تیرے جیسا کہ تیرے
بن علم کہ تیرے جیسا کہ تیرے
بے لایہ تیرے جیسا کہ تیرے
میں صبر و دلجو تیرے جیسا کہ تیرے

لے لے
جب نہ تیرے خیر خیر خیر خیر
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
دل نہ تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے

لے لے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے

لے لے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے

لے لے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے
میں جو تیرے جیسا کہ تیرے

۱۲۱

مذرت فواہ ہمدان کہ شہر سلطنت
آج آواز سے بدتر گذر گناہ
کہ بے بس میں کرتا ہر کلام گم
سنا تھاں میرا غلیظہ ہر ابرق و اند
راہ فرود کن کھاتی جو محبت کی
بے با وجہ ازائیں طلعت کی

۱۲۲

کہ غم نیم بزم جلادہ مدار
آئے غیم میں یا حکم بزم کو یکبار
کہ غم میں دورنگا میں نہ کھڑا
ہو کے یزدان کے آگے بی کا دلدار
پاؤں شہر کا نیم ہو کہ نہ زندا کرو
جب جاوے پاؤں میں گم گرفتار کرو

۱۲۳

بچہ نہ بھاڑا بچہ گریبان کم
ناخن غم سے دریدہ ہو دالان کم
پہو کہ کھا خاندہ تقدیر غم
صحن مشرک ہو تو ہی پر بیان کم
ایک مضمون کہ قید کنی تو پر بیان
پوشا میں کی کھیل کی ہوئی غم بیان

۱۲۴

جھم بزمی برتوادہ زینہ بجا
نوریں کما رہے تھا افق ممتاز
جو دراز ہو چکا ہوئے کہ بزم ناز
ایسی حالت میں آئے وہ غم کما
حد باب کی کہ تم آرا پہنچے
وقت و زخم کے بزم بھیا پہنچے

۱۲۵

دین بھاتا کی نہ بچہ دنیا پہنچا
پھینک دیا شہر الا پہنچا
کہ بزم بھینک کے حضور کھینچا
وہاں شہر کا آرا م جو قید ہوا
اور یہاں بزم صدا کی کمر قید ہوا

۵۶

دافن حرم موافقت کا دلدار
کھلتا تھا اٹھ سیریں زینتِ عالم
صحیح کو بروئے خود نہ جہاں
چند چوک کے شب کو برا بھلا
کہوں اس ظلم و ستم سے ہر کج بانی
مست و نمان کو یہی کرتے رہا

۵۷

آتشِ دینِ قیامِ مہر
تا پہ کمال پہنچے ہر علم کمال
سب گلشنِ اسلام نے کمر جو ہاں
آج کی دنیا کی آرا کی مثال
سلسلہ جنتِ اشد کا دار اور اہل
مست و نمان کو یہی کرتے رہا

۵۸

اک غلامِ حبشی پر بھی یہ ایک بزم
ناظرِ حال ہے قیدِ بیاضِ شام
آگے سرسوز وہ کرتا تھا یہ کلمہ
اداسی کے ہی تھے یہی وہ عالم کلام
یوسف اہل بیانی کا بجا و پر
عصرِ شاہِ میرزا سے صاحبِ کلام میرزا

۵۹

شکریہ کا نام نہیں اس کی باں پر صلا
لکھتا الحمد للہ لکھ کر آتی ہر صلا
کام اور ادو و وظائف کی ہر صلا
کسی قرآن کی تلاوت کی ہر صلا
موتی پریشانی سے موتی پریشانی
موتی پریشانی سے موتی پریشانی

۶۰

جس کا طول بتا ہی وقتِ نیا
نذر و نیاز کوئی کمرِ محفلِ ناز
کھلتا ہر وقت عالم کو کمرِ محفلِ ناز
یہیں موتی پریشانی سے موتی پریشانی
کچھ بناوٹ نہیں یہی ہے شرفِ فانی
یہ کچھ بھی صلا صلا کی

ن ۱۰۶ م سے مشابہ ہوئے ناخن کے طول

عصرِ شاہِ میرزا سے صاحبِ کلام میرزا

۱۱۱

صفتی ہیں یہ ام القرب جی محمد نور
اس ملک پر ہوتا ہے کہ قرآن ہا اللہ کا نور
ہو گئی دل سے اے ہیل کی ظلمت کا نور
میں جو ابدہ ہے دام امام محمود
منتجب سے زمانے میں جنت کی
دل رخ و کینہ طیفی جنت کی

۱۱۲

ایک تو بہ وقت عبادت جی محمد
جو ملک ہوتی نہ وقت بوقت آرام
بہ یہ جو قاضی حاجت نہیں کلام
ہو کے خوش گشتا کردہ ہو گئی طور اسلام
کے خج عورت میں ہو ہر بات کا منتظر والا
تو بہ بند و شادی متاجات کا منتظر والا

۱۱۳

جو بہت ترغیبی یہ بھی ہو گیا
کہ اسے ہر عبادت کو فی غایت کا ملکا
لے آں باغیچہ پر نکلا اراں
گھر جو بانگ تھا ملا شکر قاضی بجا
بہتر ترغیب سے دنیا کی بھی کر نہیں
میں دل و دیر خدا اور کوئی نہیں

۱۱۴

جلیہ رہا ہر علم نے یہی
دیکھا ہے یہی تھیں میں غم کر کر
خود بھی سننے سے ہا اٹھ چھیا بجال
خودت شاہدین بابہ غفوت قصہ
دیکھ چلا مہر ام کی شہد الا خشتا
جو خشتا کر دیا اب جلیہ کیا تھا خشتا

۱۱۵

فہمیت شاہ سے پلٹا جو شہر ہو
ضلع میں دن کو کھل کر پچی پچی ہو
بافتا ہوئی غم نسیمیں ویرانہ
بازا اپنے ارادے سے اب شہر ہو
بہتر کو نہ کر دیکھ گیا شہر ہو
میں بہتر کو نہ دیکھ گیا شہر ہو
بہتر کو نہ دیکھ گیا شہر ہو

۱۶۷

بہر بھڑکے اس نے کہو بارون بہت لگھلگایا
ظلم تازہ تم اچا دے پھر دکھلایا
واس منظر کو ظالم نے بیان کیا
ہم نے بخدا دیں شہر کی مس آریا
ہم قیامت سے لڑی کی بلا سے محفوظ
کے ہم سب کی ایک جہت قصا سا محفوظ

۱۶۸

ہم نے بخدا دیں جہت باغی نماں والا
ہم نے فضل بن بیچ ہم کجا دریاں والا
تھایا یہ قدر غنیمتیں شہر والا
ہم نے تکیں پر نشہ نہ کیا بھوک والا
ہم نے کیا خون مبلج آریا پانی کی طرح
کے ہم کی شہر میں کربھی ہوئی کی طرح

۱۶۹

ہم نے تباہ تھا دیہاتوں کو اور غنیمت
ہم نے کھجور کے مہاں پر غنیمت
ہم نے قس کے سب سے زور غنیمت
ہم نے لکھنا بابا قتل غنیمت کیا
لاکھ مارا افسوس عالم خود کھجور
تس ہوا کا زور غنیمت کھجور

۱۷۰

ہم نے فیصل کی حالت ہو اب ہم وہ شہر
معلق ہوئی کچھ کچھ کہہ کر اس شہر کی
کہ کیا نقل مکان نہ کر لیا وہ شہر کی
کہ آج آج کو نہ میں لکھ کر کوئی
خاص کچھ کا غلام آچھا دریاں والا
وہ بھی حضرت محمد شہر کی کوئی

۱۷۱

ہم نے زمین زلزلے کے چمکے تھا عیاں
باغ لا موت کا آن تھا کھجور کا
لا غرا تھا ہوا تھا مالک لکھ کر رہتاں
حالت جو میں تھا بھنے دلاں لکھ
حالت عجب حق میں خبریں کھجور کا
یا کہ چا دوں کہ کہہ کر خان کھجور کا

۱۷

سختیوں میں تیریں بجا رہے تھے
دیکھو ہمت تھی اس قدر کہ
ایک سال علی بن ابی طالب

۱۸

جولہ میں نماز رکعت کی وقت
کہا کھڑے ہو اور بندہ کرے تو تیرے
جسے قرار ہے یہ کچھ بے

۱۹

تیرے وفور سلطان سیر دیگا
قلعہ رحمت باری کا سفینہ دیکھا
صوفیوں نے کہ شہادت کلام

۲۰

جب بجالا علیؑ اوائے باریت کیا
کہ تیرے انکھنوں کو کھڑے کر دیا
کی ہو قیامت کی پناہ

۲۱

جیلے اطفال میں اسنے بدوہ اکلم
آنا جلدی کہ درویشی میں رہے
سکے ہر ایک سے حاضر ہو وہ دیکھ کر

کہ بندہ کچھ کچھ کہتا ہے
 کہ پیو بیب لگایا ہے
 کہ سست ہوں میں پر ہے
 کہ وہ دن تھیں
 کہ اقبال پر ہے
 کہ بہ بندہ کچھ کچھ کہتا ہے
 کہ پیو بیب لگایا ہے
 کہ سست ہوں میں پر ہے
 کہ وہ دن تھیں
 کہ اقبال پر ہے

فتح اقبال پر ہم آتش تھریں بہار
 دامن کوہِ بختی کی نصیبی بہار
 یہ کہ جب جنگ کی گونج تھریں بہار
 فوجِ عالم کی رنہا رنہی تھریں بہار
 کہن تھریں دیباچہ دہوں کو تھریں بہار
 جب جہاں کی شہنائی تھریں بہار

۱۰
 خادان غم میں ہیں چل تان میں نہ ہیں
 بزم بیگانیوں کی محتاج طعنت نہیں
 برقع و وہ بجاوٹ کو تحفہ کی گستاخ
 دست درکش سوا اور صرف نہیں
 دامن حسن میں ہو چو کجی کمر تہی
 چاک کسے کی بیانی تو کھر ہوئی تہی

۱۱
 کہیں کہیں برسرِ بار کی زلفانی
 کہیں کہیں نہ بچا کھی ہو جاوڑھانی
 دت پیر پیر کو یی طغیانی
 زلف را بجا ہو تو زلفِ نکلا بانی
 بر تری کی کس کہ ہو پیر رانی
 جیسے شیشے سے پھلک ٹھٹھکی سانی

۱۲
 ساقیان کر کے اڑے بادہ ناب
 موتِ حضرت کی ہو میں شیش ناب
 دل کو نہ دے کیا کام تو تھا فنا خراب
 دل کو نہ دے کیا کام تو تھا فنا خراب
 قوتِ شکر کی نہ دے کیا کام تو تھا فنا خراب
 قوتِ شکر کی نہ دے کیا کام تو تھا فنا خراب
 تانہ کمر انجام ہو غوا بد بد تان

۱۳
 روزِ پنجہ کا جو سوئے نظر آتا ہو
 شمعِ بخورِ ابرار سوئے نظر آتا ہو
 شیشہ کی دیکھو سوئے نظر آتا ہو
 جامِ قوتِ طہر سوئے نظر آتا ہو
 کہ ہو چکا ہو چکا ہو چکا ہو
 چھو بیٹا ہو چکا ہو چکا ہو

۱۴
 لکھ لکھ لکھ عجز میں کہ نہیں
 تو بھی کہ نہ سے عرفان کی کہ نہیں
 آتشِ تیرے لکھ بزمِ غم کی کہ نہیں
 بزمِ غم کی لکھ بزمِ غم کی کہ نہیں
 بزمِ غم کی لکھ بزمِ غم کی کہ نہیں
 بزمِ غم کی لکھ بزمِ غم کی کہ نہیں
 بزمِ غم کی لکھ بزمِ غم کی کہ نہیں

عاشق

بر سر ساقی ای دریا نه در خاکی
ابر ز نه هفت فتنه ساقی کی
بلبل سر نه بلبل از فتنه کی
بیمخار نه اعجاز بیانی کی
نظم صاف آینه حقیقت کی
مخارج از نینس در است کی

شع

در غافل که بودی بخت کی
اگر چه یک عالم و لایست خد کی
که در بختی در بخت خد کی
یک دست و یک پا در بخت خد کی
و به میری بی علم بخت خد کی
سجی بات که به بخت خد کی

شع

ست خیل این صفا و نیکو کی
تو در صفا و نیکو کی
که در صفا و نیکو کی
که در صفا و نیکو کی
که در صفا و نیکو کی
که در صفا و نیکو کی

شع

ساقی از الفت خد کی
که در الفت خد کی
که در الفت خد کی
که در الفت خد کی
که در الفت خد کی
که در الفت خد کی

شع

شکر و شکر لیل که غلام کی
که در غلام کی
که در غلام کی
که در غلام کی
که در غلام کی
که در غلام کی

۹۸
 بی بر که با عجاز امام والا
 که یک شخص در وقتیکه دنیا
 است یکجا در وقتیکه دنیا
 با ترقی نیست بلکه در آن وقت
 جزو خود است در وقتیکه امر خدا
 بجا می آید و آنکه بجا می آید

۹۹
 بهر چه یک قبله از نیت و خالق دنیا
 و من که این است پس اگر که بنده خدا
 بهر که نمی آید و این است
 در آنجا که نام سلطان حجاز
 بین خاصان و این است که می آید

۱۰۰
 بعد از آن که یک در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است

۱۰۱
 خدای تعالی می آید و این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است

۱۰۲
 که این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است
 و این است که در این است

۷۷

فضل رابری آیا مع فضل اول
و پختن کیا جو شمع کانی پادشاه
مردم کی آتشیں نذر بنیاد بنیاد
ابن کرم کے پکارا شریعہ کو
تا پرند بیدار از دہلا بانی
رحمات کے قریب پختن کیا

۷۸

والکرم تقدس میں پختن کیا
قرب و وراثت و ملک و فضل
کیوں کہ سپاس نہیں ملے
شرع نے فرمایا کہ تشریف دینا
معمود و کرم و ملک و تشریف
قدوس بھی جو فقط یاد الٰہی سے

۷۹

پختن پانی عبادت کے وہ حق کا
حضرت علی کے عطر نکالنا
ریش اقدس کو مسطر کیا
زینت گلشن اسلام سے
نور عبودیت لبان زمیں روشن ہے
آپ کی نکت بقیہ کا چینی روشن ہے

۸۰

فضل نے پختن کیا حق سبحانہ
احمد بیکر کے کئی لویں
کئی عفو و غفر کے نظم کرنا
کہا ہارون کے سر پر کچھوں
اس محل میں لکھی انبوء فراد
پختن کیا

۸۱

کرم و شرف سے صدر آتی تھی تہنیک
پختن کیا سے ہاتھ سے تکرار بھی
بہ ارادہ از خالصہ ہی تو ہو
کہا کہ یہ قہر میں پختن کیا
فضل ابوقت نہیں کہ وہ حالت
دل میں ایک ہے کہ وہ فیض بانی

انے
جہیز بڑھوا لے نہ تھا تو کچھ
باز آیا نہ تھا تو کچھ
میں دیکھ کر اس نے
جہیز بڑھوا لے نہ تھا تو کچھ

میں نے
تھا بنگالیان شہر دور کر کے
ایک کھنڈے کے پاس
بوندہ روزے کے حالات
بوندہ روزے کے حالات

میں نے
کچھ امانت سے ہمراہ ہو کر
اٹھ اٹھتے ہی چلتے ہیں
بوندہ دربان خوشی
بوندہ دربان خوشی

میں نے
مسلک زیادہ در علم بھی کا دلدار
میں نے فرمایا نہیں قتل
دیکھا جاتا ہو میری
دیکھا جاتا ہو میری

میں نے
موت کا وقت پہنچا گیا زندگی
میں نے اپنے منہ سے
میں نے اپنے منہ سے
میں نے اپنے منہ سے

فوق کر تے تھے وہ انکا امام کیم
دل میں آرزو تھی ہائی بی بی کیم
میں نے پھینکا اسے دل نہ کر دیا کیم
کھانے وہ کیم کی بر خور تھی کیم
تو کیم کیم ہو کیم کیم کیم
کیم کیم نے بی بی کیم کیم کیم

عالم تو کہو جبرقت یہ بی بی کیم
جان تو کہو کیم بی بی کیم کیم
بی بی زندان میں کیم کیم کیم
بی بی نے کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

نہ کہی کیم کیم کیم کیم کیم
نہ کہی کیم کیم کیم کیم کیم
دست پا کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

بھلا کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

۱۴۱
 اگر وقت میری بیاید شاه کو
 که ز بوی رخ تو بوی آفتاب
 یاد آید بجای که شمع در غایت
 بیاید بجای که شمع در غایت
 در وقت روزی که شمع در غایت
 در وقت روزی که شمع در غایت

۱۴۲
 اگر سلاطین تمام شریفان
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب

۱۴۳
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب

۱۴۴
 در وقت صبح و شب و روز
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب

۱۴۵
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب
 که در محرابی که در محراب

حالت

کون تھا کہ اگر کرتا جو بیت پر ناز
دیکھیں غصہ کو کون تھایا سلطان جبار
شاو دیاروں کی وہ چھل چھل آئے از
غلم کے ہاتھ کے فقہ کو گندہ مار
پتہ چکا کوئی رسم دہم عید کر کے
بائنا کی جفا بے بیعت کر کے
میں

۱۱۰

ایک بیدار پر بھی اگر بیدار
جس سے قید کر میں تھا غم بیدار
جب سختی ہو تو ہم غصہ غم کو
لا یا کھڑوں کو کچھ وہ بھل گیا
میں غلام نے نہ بیکار تھا بالآخر
میں کرب و غم کسب کدو کھایا آخر

۱۱۱

اگر طرح بہاوی اگر چاہتا ہوں
کے اندر اور اٹھنے کے لئے لڑا
اگر بے رحمی سے ہو تو شاہ نام
جو بھس جیسے نہ حال تھا کلمہ
جو من کے مقتدر تیرا رہا رہا
قید میں تھے جیسے کلمہ کو فرما دیا

۱۱۲

ساتھ اور اس لئے نہ ہاں عدا
برہاں کھانے کی طرح ہو قید آزار
سے چھل جانے کی طرف لڑا کو
کہ جبر قاتل تھے یہاں رسم بادشاہ
کو کلمہ کے مخالفت کا نشانہ دیا
جہم خوار نہ کھاتا لڑا لڑا

۱۱۳

اور اس کے بجائے کلمہ کا حق
خون کو دیکھ کر جو کلمہ کا حق
جس سے کلمہ کا حق کلمہ کا حق
جس سے کلمہ کا حق کلمہ کا حق
جس سے کلمہ کا حق کلمہ کا حق
جس سے کلمہ کا حق کلمہ کا حق

لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت
 لا یجوز ان یجوز فی کل وقت

بفضله تصنیف مرثیہ ہذا بتاریخ ۱۲ ارجادی الاول ۱۳۵۳ھ
 باختتام رسید

رباعی

مشہور ہے ذوالفقار شمشیر میں
 سجاد کا غم موسیٰ کا غم کا ملال
 چکے وہ تو کچھ نشی ہو دل گروں میں
 جکڑا ہوں خبر تو ہری رنجیروں میں

مرثیہ

فردوس کی ہوا کے بارغ سخن میں ہے

تعداد و بیت (۱۲۱)

در حال امام رضا علیہ السلام

مصنف

سید سرفراز حسین رضوی جتیر لکھنوی

مطبوعہ نظامی پریس آہنی پھانگ لکھنؤ

زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

يَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا شَمْسَ

الشُّوْصِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَنِیْسَ النُّفُوسِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا السَّدُّ فُوْنِ بِأَرْضِ

طُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُغِیْثَ الشَّیْعَةِ وَالزُّوَّارِ

فِي یَوْمِ الْحِزَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ

صَلَّى اللهُ عَلَیْكَ فَاشْفَعْ لِيْ

تاریخ ولادت ۱۱۵۳ھ شہادت ۲۳۲ھ ذیقعدہ ۲۰۳ھ

جائے دفن شہر مقدس
خراسان

۱۶۲

فردوس کی بلبل اسے جان بخشی ہو
قبول شدشت خلدن در آن کجاست
در جبین و بر آن کجاست
بسیار سبیل از آن کجاست
سجده کن من صبح و شام
اگر با تو محبت تو دوستی

۱۶۳

دریاست فکر کی نیرانی ز نور
بتا نہیں کہ کجاست کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست

۱۶۴

بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست

۱۶۵

اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست

۱۶۶

بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست
اگر کہ در جبین کجاست
بہار چرخ صفت تو کجاست

نشان بود لطفت با برادران
بجو نشسته آن سجده کرد
مرا و اما خدایا من بودم
مقتضی از دست یار من بودم
اختلافی نفع و مضر بودم
سجده کرد که از من بودم
بجو نشسته آن سجده کرد

اعمال و انوار و شرف و کبریا
بر روی کتاب نظم که از من بود
اصحاب کعبه و دعوت و کلام
پیشانی آمد از دست من بود
درد از دوزخ و جنت که از من بود
بر من خواند و من که از من بود
بجو نشسته آن سجده کرد

بدین نغمه که گنجینه و زهره رنگ
فغلی خدایه شاه خواند آن کس
پیشانی آمد از دست من بود
درد از دوزخ و جنت که از من بود
بر من خواند و من که از من بود
بجو نشسته آن سجده کرد

موضع برادران و جان کلام
مغنی و جوی و دین و خدا و نظام
اصحاب و کعبه و دعوت و کلام
پیشانی آمد از دست من بود
درد از دوزخ و جنت که از من بود
بر من خواند و من که از من بود
بجو نشسته آن سجده کرد

بجو نشسته آن سجده کرد
مغنی و جوی و دین و خدا و نظام
اصحاب و کعبه و دعوت و کلام
پیشانی آمد از دست من بود
درد از دوزخ و جنت که از من بود
بر من خواند و من که از من بود
بجو نشسته آن سجده کرد

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۲۷

لازم آید بگویند و بر او ایام کیم
محتی مدینه در شکر و در حق کیم
بدان که شکر و شکر و شکر کیم
پس بگویند کی کیم و کیم کیم
مردم بر این شکر و کیم کیم
بجای آنکه کیم و کیم کیم

۱۲۸

کمر شکرین بنیزین تها و بنی فضا
بجای کیم که کیم و کیم کیم
در آن که کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم

۱۲۹

دل برین خیال کر که کیم و کیم
ساده کیم که کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم

۱۳۰

ببین علم فضل و زبیرین تها و بنی فضا
حاجت بنیزین کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم

۱۳۱

بر این غرض غلطی کیم و کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم
کیم و کیم و کیم کیم

۱۲۱

ملا کے بار بار کھینچ کر دیکھو
ہر لمحہ میں قیامت کی تیاری ہے
ان کو جب بھلائی ہو تو ان کی تیاری ہے
جس سے قریب آکر میں فلک پناہ
میں رہا ہوں پسند میں ہر اختیار
رستہ بہت ہے جیسے جی کے انداز

۱۲۲

انکار میں سچ تھا مگر ارتقا دھرم
آئندہ یہاں طلب ہے اب کثر
جس سے میں غائب ہو گیا تھا
ملا ملا رہ کر ہوا عالم سفر
حق تھا تو مل ایک کی سرکارت کی
پہلے ایک اچھے فطرت کی

۱۲۳

بزرگ جابرنا تھا مگر کافرین
کیا کم ہو کر واسطے تھا نام فہم
آئی نہ اقبیر سے اس کے بزرگین
سے اس کی دل کے بزرگین
پھر وہ دل جس کی حکومت ہو کر
آج ہی وہی جس کے جادو نہ رہے

۱۲۴

ان کی طرح ہوا تاریخ میرا
میں کی لاش کو بھی نہیں کہیں
تیرے گرد و دامن میں کھڑا ہوں
میں نے اپنے لئے کیا کیا
پتہ نہ تھا کہ میں کیا کیا
تو وہاں ہی میں تھا کہ میں

۱۲۵

میں تو فرستے ہیں جیان ہو گیا
میں نے اسے نہ دیا وہاں
میں نے اسے نہ دیا وہاں
میں نے اسے نہ دیا وہاں
میں نے اسے نہ دیا وہاں
میں نے اسے نہ دیا وہاں

۱۱۱

نا سوہنے لکھیں دین و کلم کلام
افسوس چلے قیدیوں کا کھانا
چلو تیری میں لکھ دیا بیچا نہ تم
جب تک رسوا اس کے کھانا
بیکش انتہا ہے اس کے کھانا
زندہ میں جو باقی ہے کھانا

۱۱۲

گم ہوا عشق کو دل بے قرار ہے
تو سر توڑاں سیدہ کی ہوا ہے
نائب کی کجی کے جوتے پہ لگا رہا
اب سے خاندان میں نہیں لگا رہا
تم سے نشان ہو باقی بھلا ہے
جو کچھ ہو آج بھلا ہے

۱۱۳

گویا بوسے زبان و جب الہامی
ای مجبور کہ منتظر حاضری ہے
میں چھوڑنا اپنی فوجی ہے اپنی
لیکن جو کچھ کو بلاتے ہیں اپنی
چھوڑ نہیں لالہ کہ مجھ سے وطن چھوڑ
میں تو یہ مزار و مہل زمین چھوڑ

۱۱۴

انجام کے خیال سے تھکا کر نکلتا
مگر وہ فوجی تو قابو کیل ڈار
بیت آخر میں تو قیامت تھا انکار
بشمیر شہر میں غلام زہرا کی یادگار
مقصود تھا خطاب و عصمت و راز
ازیت کی طرح بھائی پہ اپنے خوار

۱۱۵

کہ تھی قیوں بانی قلم و قلم
گویا بوسے زبان و جب الہامی
سے جانی جان ہے آباد رہا
نہ ان کیوں فراق میں ہو یاد رہا
خالی مکان دیکھ کر دیکھ رہا
میں تو یہ مزار و مہل زمین چھوڑ

۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

۱۲۰

جی جی میں تھی غبار اگر تیرا
رونگی بھول کر میں میں دوشہ جہان

۱۲۱

جی جی میں تھی غبار اگر تیرا
رونگی بھول کر میں میں دوشہ جہان

۱۲۲

جی جی میں تھی غبار اگر تیرا
رونگی بھول کر میں میں دوشہ جہان

۱۲۳

جی جی میں تھی غبار اگر تیرا
رونگی بھول کر میں میں دوشہ جہان

۱۲۴

جی جی میں تھی غبار اگر تیرا
رونگی بھول کر میں میں دوشہ جہان

اہل بیت علیہم السلام
 گھر سے روئے رخسارِ بے پروا
 بیکار
 ہم کو چھوڑ کے دلا دریاں
 حجاب کہہ رہی تھی اگر شاہ نشین
 جلوہ حقارتِ انجم کے جلوں
 سہنا ہوا اب ان سے روئے بیکار

१३

کہ یہ ہے تمہارا بہت بھاد کہ تمہیں
 دفعہ کے بارے میں سلطان کو نہیں
 کیا وہ کہہ پھڑکی دینے کہ تمہیں
 کہیں یہ کیا بکارتیں کہتے ہیں
 مقصد یہ تھا رضائے الٰہی حاصل ہو
 اس میں کون کونسا دانا قبول ہو

١٢

۱۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۲۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۳۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۴۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۵۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۶۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۷۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۸۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۹۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو
 ۱۰۔ انا کہتا ہوں کہ جو انسان اپنے آپ کو

P. 2

وہی تھا کہ حال تو بظاہر کیا وہ
جانتا تھا کہ متعلقہ کیا
رہا کہ جس کی حالت یہ
تھی کہ جس کی حالت یہ
ہو کہ جس کی حالت یہ
ہو کہ جس کی حالت یہ
ہو کہ جس کی حالت یہ
ہو کہ جس کی حالت یہ

[illegible]

وہ کھنسا ارقام شربت کھنسا

بالائے پشت جو کس غم سے

سے سناں ان کی محنت بھرتا

مور کے شان جاہ و جلالت

ایات نور و قریب ان کی

عام بہتے حلقہ کمال میں

مور کے شان جاہ و جلالت

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

نور و کمال کمال کمال

۱۵

کفایتی ندرت و بیرون عالم کی
اھیں گے ہم میں سے قید کی
شہر قبول وقت جو کہ غلام کی
بھٹنے کی نقاب رخ لا زمام کی
ہر سہ نصیب میں ہے باقی ہر قسم کی
ہاں میں یہ کمر اٹھائیں ہر قسم کی

۱۶

ساقی طبعی برساتی اول کلام
نامہ ادا تو بھی طبعی کلام
تو وہ نام کرے بزرگ میں نام
اولاد میں بھی جا رہا نام
والہ میں یہی نام کی خاص
جھٹے سے کہ ساقی اول کلام

۱۷

جگہ کر کے نہ تہ تہا
کرایہ گھڑت بھی نہ عطا کیا
اگر ایک گھڑت میں نہ تہا
کہ تہا بھی کھٹ نہ تہا
تہا نہ تہا تہا
پانی بھی نہ تہا تہا

۱۸

انہیں نہ تہا تہا
تہا تہا تہا تہا
تہا تہا تہا تہا
تہا تہا تہا تہا
تہا تہا تہا تہا
تہا تہا تہا تہا

۱۹

دہے نہ تہا تہا
بھار و تہا تہا
تہا تہا تہا
تہا تہا تہا
تہا تہا تہا
تہا تہا تہا

۱۵۱

ہاں بیکہ کی کو ناز و جوی و عیال و عیال
کمر بستہ کھڑے ہیں بیکہ کی کو ناز
نہیں ہیں بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
دھاتی ہو شیشہ اور گلابی ہاں بیکہ کی
کمر اور کمر اور کمر اور کمر اور کمر
ہاں بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال

۱۵۲

باز آواز میں وہم و گہم ہاں بیکہ کی
بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
کمر بستہ کھڑے ہیں بیکہ کی کو ناز
نہیں ہیں بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
دھاتی ہو شیشہ اور گلابی ہاں بیکہ کی
کمر اور کمر اور کمر اور کمر اور کمر

۱۵۳

خوبی و عیب رنگت الہا شرب کا
ایسا کی بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
کمر بستہ کھڑے ہیں بیکہ کی کو ناز
نہیں ہیں بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
دھاتی ہو شیشہ اور گلابی ہاں بیکہ کی
کمر اور کمر اور کمر اور کمر اور کمر

۱۵۴

ساتھی ہوا شرب بادہ نہ ہو شرب کا
ساغر کا شرب کا شرب کا شرب کا شرب کا
مختار کا شرب کا شرب کا شرب کا شرب کا
تیری بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
دھاتی ہو شیشہ اور گلابی ہاں بیکہ کی
کمر اور کمر اور کمر اور کمر اور کمر

۱۵۵

بہر کی طرح یہی صبح ہزاروں بخوار
بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
کمر بستہ کھڑے ہیں بیکہ کی کو ناز
نہیں ہیں بیکہ کی کو ناز و عیال و عیال
دھاتی ہو شیشہ اور گلابی ہاں بیکہ کی
کمر اور کمر اور کمر اور کمر اور کمر

۱۲۸

موت چل شکر کے پیر ازار
فلک قدم پا جان دیس پیر ازار
جام شرب عشق ہے پیر ازار
کہ خند طمحات ہے پیر ازار
مشاق سب پر فخر ہے پیر ازار
بند ہے پیر ازار ہے خند ازار

۱۲۹

بجس نام کی پیر میں دفت
اجا دی سر ہے بی ملک پیر
جبریل علی سے وقت پیر
دل ہے بول کو تیر ذوالکفر
واجب بخت ہے علم الارب
اولیٰ خدا کے جس میں پیر

۱۳۰

لیکن ہم چند شکر کے ساتھ
یہی دلائے الیٰ علی ملاقات
کہ ہوش و حواس ہے اور اسے
فرمایا نہ نہ واداسے کو اور
مطلبت ہم پر عبادت کی نہیں
دل میں اگر بخت الیٰ کی نہیں

۱۳۱

الک دنیا نہ ہو پیر پیر
کہا کہ آپ سے پیر پیر
بولا کہ حق میں یہ تیر پیر
دیکھا کہ گویا جو سلطان تیر
ظاہر کیا یہ جواب میں تیر
ہو گیا یا غلطی تیر

۱۳۲

کتاب بارگاہ امتیازی تیر
میں دشمن تیر کی تو کھو کھو
تیرا ہوا کہ وہ بول کا کھو
ہستے والے تیرا کھو
دھوا تیرا دل کا کھو
کہا کہ میں تیرا کھو

۶۶
 بظلم نزع الجور و زواله
 فطره برین کجائی زیاده جانے
 اسے کہ جو بھی باطن اس فضلے
 زبنت میباید و خوف و شہ ہمارے
 خوشی پارس و شفاعت پرین صفوہ
 سرے کج فتنہ و جنت پرین صفوہ

۶۷
 ہمال ہوں کہ خفا و تلخ شہ ہوا
 جو کج پسند بندہ کا کھڑ کیا
 بادام کا وخت و بال شہ نے دیا
 میری کجی از روز کا جو کجیے ہوا
 جس طرح غل جو تر تھا موی کیو کھڑ
 فتنہ و تال گل زہرا کیو کھڑ

۶۸
 بہر کج شمع حقیقت وہ نخل تھا
 تھا ویرخت و از موی کا مجھڑا
 پھیل ختم و از شافیں یہ برو تھا
 پتیل کس صفوں پر تھی رقم آری شفا
 دیکھا جو نالوں نے توانائی کج
 پھیل چھوٹے تو اچھوٹا کج نیائی کج

۶۹
 خوش تھا جو وہ غم آراہ شفا
 روایا میں ایک یقین کو نہ بتا دیا
 داؤد سے شکر میں وہ بھی بھلسا
 چھو کج کج کج کج کج کج کج
 زنگ لکھنا نہ مویا گیا آقا کے فیض
 انکس و تبتے بی بولائے فیض

۷۰
 کہ نہ کج و کج و کج و کج و کج
 دن چھوٹے زہری کج کج کج کج
 خوش ہوئے جان فخر اسے کج کج کج
 بہر کج کج کج کج کج کج کج
 غل تھا کہ رنگ کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

چہ پھول کہ سونل اراد کھاتے ہیں
 قفا نہ سلائی نہ لالہ بجاتے ہیں
 افغان خمیں بچہ برادرہ سنتے ہیں
 تارہ دیوین کلش ایاں آتے ہیں
 بھولوں میں لڑا کرتے رات پروردگار
 وہ دہلہ کہ جسکے قدم سے بدلاوی

مسیحا بلبل برین دیں نہ آئے
 گلستا ترن کے سہ لہ لہ آئے
 وہ بارود دھڑکتا تھا لہ لہ
 وہ دھواں دھواں کو پھینچ کر لے لے
 سبزہ کارنگ دیکھا کہ خیرہ فکرت
 سدا کہ کینہ پھیلا کر از گلسہ

ببارگ بارش ہو تجھ پر
 لہیاں کھلے تو پھول پھول لگے
 انشجب پھول لے کر شوق جاگے
 لکھتے ہیں ترن میں دل کے آئے
 جوہر اک خمیں یہ کہہ کر لے لے
 جھٹکتے یہ کی تپتی قوارہ لے لے

ہمارے چرخ کا سر
 سدا فخر تو ہم پر جب کہ لیا
 تیری کامنات سے ہم نہ لیا
 نکلا عجب سہارا پہلو نیل لیا
 منے کوئی برا کہ تو نکلا خط لیا
 کیا بہت نظر طبیعت کی نگاہ لیا

جیسا جہاں میں آتی ساری بات
 ہم آتے ہو وہ جہاں کے نام کی
 آتے ہیں کی تھی زمین میں مقام کی
 جیتے ہو کل بھول گیا اپنے مقام کی
 آئی بہار شان حسن تازہ ہو گئی
 دینا سلائی کا دوا زارہ ہو گئی

تھیں چھوٹے کا تو ہو رہا ہو شریب طوری کا

تھیں چھوٹے کا تو ہو رہا ہو شریب طوری کا
 آریہ کا غیاظ وینا فانی لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت

آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت

آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت

آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت
 آریہ میں دیکھتے ہوئے لکھت

۱۰

ماقلک و رجا کما یوقل جابتی
و یک بنو یو یو جابتی
و من زنی لایحی یو یو جابتی
انجی یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی

۱۱

بلیکین مال کی جانب کو نکلو
پو یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی

۱۲

من یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی

۱۳

و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی

۱۴

و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی
و یو یو یو یو یو یو جابتی

من یو یو یو یو یو یو جابتی

۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

۵۹۶

مضمون طویل وقت قلیل کے اہم ہیں
نہایت پیدلی وہ طبیعت ہی نہیں
لیکن ایسا سے نہ بڑا کیا یہ عزیز
کچھ اور بھی اور عطل سے مدد کا تو نہیں
یہ لوگوں حضور سے عجیب تو شاید ہے
یہ صبح خوان بہت ہی نامراد ہے

۵۹۷

مکن نہیں شکر سے تری رحمت نشا
شکر ہے شکر شکر تر ہے فیض عالم کا
حق تیرے معجزوں سے عجیب قدرت
نہ کہ تو شکر ہی ہے تیری دعا
ایسی حیات بن گیا انسان کیو اس کے
جس نے بقا اٹھایا ہے باران کے

۵۹۸

ہاں کیوں انو تو باری کو کمال ہے
پانی تر ہے کیسے ہے تجھ کو حال ہے
ہر نقش اس گیس پر قدم کا کمال ہے
تو شکر ہے اس درود کا کمال ہے
جب تجھ کو خطیرا لیا دینے میں دم نہ تھا
قالین کا شکر شکر تیرا ہے کم نہ تھا

۵۹۹

گھر سے ناز عید کو حقیقت تو جبر کلا
دلجو درد سے کیا تجھ کی صلا
اسلام کا وقار اس پر اسے نہ دوس
نہ کہ جو جس خلق نے نہایت دیا
وہی اچھے خلق کے تھے اپنے آپ سے
استاد کا تھا شکر تو نہ

۶۰۰

ان معجزوں سے نہ کہ تھا سلطانی فراد
کہ تھا ان کے بلوغت فراد میں برباد
مگر تو اس سے کس طرح کیا از رہ عناد
مگر تو اس سے کہاں سے تو بیاؤں میاد
مگر تو اس سے شاہ وہ ملکہ نہ ہو ایک
مگر تو اس سے تو میرا تو بیاؤں ایک

۱۰۰

اچھا نہیں ملا لایا گیا نہ اس کو
 کھلے جسے تو نہ نہیں کھلے کی خبر
 ظلم کے لئے یہ تو رستہ کھلا گیا
 اتنا تو کم کے یہ لالہ جو نہ
 درخت کی لکڑی یہ لالہ جو نہ
 تار خیم سے قند جڑ سے کھلا گیا
 موت کے لاکڑے یہ لالہ جو نہ

۱۰۱

لو اس نے جتنے کئے ہیں اس کا
 ظلم کے لئے یہ تو رستہ کھلا گیا
 اتنا تو کم کے یہ لالہ جو نہ
 درخت کی لکڑی یہ لالہ جو نہ
 تار خیم سے قند جڑ سے کھلا گیا
 موت کے لاکڑے یہ لالہ جو نہ

۱۰۲

فتنے کے یہ لالہ جو نہ
 جڑ میں کے یہ لالہ جو نہ
 کھلے دیو کے یہ لالہ جو نہ
 سب زبانی کے یہ لالہ جو نہ
 موت کے یہ لالہ جو نہ
 کھلے دیو کے یہ لالہ جو نہ

۱۰۳

ستم میں کیا کھلا گیا
 لکڑے دیو کے یہ لالہ جو نہ
 فتنے کے یہ لالہ جو نہ
 جڑ میں کے یہ لالہ جو نہ
 کھلے دیو کے یہ لالہ جو نہ
 سب زبانی کے یہ لالہ جو نہ

۱۰۴

کھلے دیو کے یہ لالہ جو نہ
 فتنے کے یہ لالہ جو نہ
 جڑ میں کے یہ لالہ جو نہ
 کھلے دیو کے یہ لالہ جو نہ
 سب زبانی کے یہ لالہ جو نہ
 موت کے یہ لالہ جو نہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بیشتر که با خود غنیمت شمرد و شکر خدا را
بگوید و بگوید که این نعمتی است که خداوند
بر من عطا فرمود و بگوید که این نعمتی است
که خداوند بر من عطا فرمود و بگوید که این
نعمتی است که خداوند بر من عطا فرمود

۱۱۱

کینه تمام سافه خفا لیکن اسیر سحر
بیمبر بر خفا علم که در کتب حق بیجا
بیجا خفا نشسته یک سیر از کتب کلام

۱۱۲

جبین سالن کسب شایان کی بفر
لحم و عظمی در راه فقره و کرم
بجای و مال و دود بخور یک سیر از کتب کلام

۱۱۳

شرف شکر که بفرستی معلوم غیر
در دست فقره و کرم سلطان بفر
بفرستی و اسلحه و کرم سلطان بفر

۱۱۴

در است غم غیب بجای که در حق خفا
مهر و کرم سلطان بفرستی و کرم سلطان
بفرستی و کرم سلطان بفرستی و کرم سلطان

۱۱۵

چو در راه فقره و کرم سلطان بفر
بفرستی و کرم سلطان بفرستی و کرم سلطان
بفرستی و کرم سلطان بفرستی و کرم سلطان

۱۱۱

محل سولہ روز قریب رہیں بادل حریف
خفت میں کی زیارت شاہ فلک نشین
تکلیف درد و جوہر سے جانب ابرو نہیں
جلانی کی شکل اس اٹھوٹیں قیامت میں
لب بھیل سے سر بھیل کو کج کرکے
بس نم سے بس بھیل کی لاد کرکے

۱۱۲

شعبوں کا ایک مجموعہ جہان کے مٹھکا
غسل و نفع بے بعد یہیں پر ہے ہوا
فاد و غلام آپ کا جو سر پار ہے
مصلو کو کو بخیر آتا ہے وہ بخدا
اس خدمت علیہ کے قابل کی نہیں
یوں کی اور اس سے سہو و قی نہیں

۱۱۳

یہ باتیں مہینے کی یکایک مٹھکا
نہج بختاب کو اسے نظر آیا اک سوار
بڑھکر زبان حال سے بولادہ مادر
ہات ہاں پھوٹی کی لاش کھینچنا نہ فریاد
تک کو بی امید تھی تم کی ذات سے
دقت و لگا بھوٹی کو کو اپنے ہات سے

۱۱۴

دھکا ڈالو اس مٹھکا سے آپ کی
مٹھکا کو فروغ کیا لا شہر آپ کا
نہیاں ہو اٹھاپوں سے عالم کا شہنشاہ
کئی خیال سے فاطمہ زہرا کی زیبا
زینب کی طرح سہو تو نصیب نہیں
فہرست نصیب بھائی ہو غریب رہ نہیں

۱۱۵

بھائی کی جان شارب زبڑوں کی لگا
تو بھائی کی شاد ہوئی تیرے شہر
اب تیری موت سے نہ بھائی کی لگا
وینا یہ ہو کر کئی کئی کئی کئی
زینب کا غم دیکھ کر کئی کئی کئی
زینب کا غم دیکھ کر کئی کئی کئی

۱۲۴
 شریف المصنف صاحب
 شکر کے کلام کو پوری جود و
 سخاوت و غائب کی ہر ایک بات پر
 عجب حسن و سادگی سے بیان کیا
 میری ہر طرف سے کمال و شکر
 بنیں کہ کچھ نہیں

بفضلہ تصنیف مرفیہ ہذا بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت شب لیاقت
 نہ با ختم رسید

جو صاحب یہ مرفیہ پڑھیں مصنف کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں

عہ میر ہدی حسن صاحب مصنف کے ایک خالص اولاد دوست ہیں
 انکی فرمائش سے یہ مصرع دعائے کما گیا

رباعی خمیر

گوہر کی بھی آب و سیاں پانی ہے ہمیرا ہے نہ یا قوتِ بد خشانِی ہے
دیکھے کوئی مدحِ شہِ مسموم کا رنگ فیرِ ذرہ دلِ مالِ خراسانی ہے

دیگر

میتاب ہوں تحصیلِ سعادت کیلئے سلطانِ خراساں کی زیارت کیلئے
محشر میں کہوں ننگا کہ رضا کا ہوں غلام مشہد کو میں لاؤں ننگا شہادت کیلئے

مرثیہ

تقویٰ انہیں تو نخلِ عمل میں شکرگزار

تعداد ۱۱۱۱

در حالِ امام محمد تقی

مصنف

سید سرفراز حسین ضوی خیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھانک لکھنؤ

و بارت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اِٰلِہٖمَ اَلسَّلَامِ
النَّبِیِّ الرَّضِیُّ الرَّضِیُّ وَ حُجَّتِکَ عَلٰی مَنْ
فَوْقَ الْاَرْضِیْنَ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرِیْ صِلُوْهُ
کَثِیْرَةً نَّاصِیَةً زَاکِیَةً مُّبَارَکَةً مُّتَوَاصِلَةً
مُتَرَادِفَةً کَا فَضْلِ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِّنْ اَوْلِیَائِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ فِی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَارِثَ النَّبِیِّیْنَ وَ سُلَالَهَ
الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ فِی
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِیْنَ قَصْدًا تُنَاکَ رَاۤیْرًا غَارِفًا یُحَقِّقُ
مُنْعَادِیَّ لَا عُدَاۤیَکَ مُوَالِیَّ لَا دِلَّیَالَکَ فَاشْفَعْ
لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ

• یرخ ولادت دہم ماہ رجب ۱۱۹۵ھ اتاریخ شہادۃت ۱۲۲۲ھ
جائے دفن کاظمین شیرین

۱۲۵

تقویٰ نہیں تو عمل میں نرکیاں
نیساں نہیں تو بطین صفت میں کدکیاں
عرفان نہیں تو حقیقت میں کدکیاں
صدق زباں نہیں تو دعا میں نرکیاں
رحمت پہنچی لگا ہوا خالق سے یوں دے
جسکو خدا کا خوف میں بندگی کی بجائیے

۱۲۶

قرآن ہے خیر ہدایت کا لاکلام
خدا رکھے صاحب تقویٰ میں اللہ سلام
تقویٰ علی کی فدا ہے ایساں میں کلام
بچاؤ لاکر دوسرے جو سہرا پر و اہم
اکل میں ہیں یوں تو ہر اک متقی ہوا
پاک نام کا تو تعجب بھی متقی ہوا

۱۲۷

عاجت سے لے کر خلق کی اہل دل عباد
باب خادج ان من حسن مراد
وہ صاحب کرم کہ قرآن کا فائدہ
شان علی نہیں ملتی بل اتنی کا صفا
ہر کہ شرف بزرگوں کی صورت منو ہے
حق علی وہ نام کر دے جب درود ہے

۱۲۸

اللہ کی اولیائے اس کے کہ وہ قہوال
جب جانے کے قرآن کی کد پر پیو سال
کے جہاں میں جیکو تقویٰ نہ کمال
اسم آرزو کہ عین کا ہوا سال
گئی وقت پر چراغ زہر فائدہ ہو گیا
قدیر بودا دین پر جانہ ہو گیا

۱۲۹

نور خدا کے جلو سے روشن تھے و شمع
بلتے ہیں کو دیکھو پہلے تھے کھلے سر
بہشت تھے آگے کہیں غور سے نظر
مگر کلمات کے لیے تیاب تھا سر
قدیر نے باب ابن قدام نام دروہا
کچھ بے استیلا و عالی پر سر کھس

۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳

سہیل خان نام احمد اور ام محمد علی علیہ السلام

۵۶
ترتیب اولی در آموختن الفبا
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم

۵۷
کتاب اول در حساب و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم

۵۸
کتاب اول در حساب و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم

۵۹
کتاب اول در حساب و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم

۶۰
کتاب اول در حساب و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم
در هر شاخه یکی از سه کتاب منتخب
بجای کتاب اول و دوم و سیم
مقرر شد است از کتاب اول و دوم و سیم

۱۱

مذہب و مکتبہ کا ذکر ہے جس میں
حجرت کو لکھ کر دیکھا گیا ہے
اور اس کی جگہ پر لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے

۱۲

مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے

۱۳

مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے

۱۴

مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے

۱۵

مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے
مکتبہ کے لئے لکھا گیا ہے

۵۶

شیرین که در دستگیرا گه گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده
تو بیا بر سر علم که غفلت که گسترده
خجسته که در دستگیرا گه گسترده
کلام که در غفلت که گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده

۵۷

بدر رخسار کبریا رخسار که بچشم
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده
تو بیا بر سر علم که غفلت که گسترده
خجسته که در دستگیرا گه گسترده
کلام که در غفلت که گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده

۵۸

شیرین که در دستگیرا گه گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده
تو بیا بر سر علم که غفلت که گسترده
خجسته که در دستگیرا گه گسترده
کلام که در غفلت که گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده

۵۹

بدر رخسار کبریا رخسار که بچشم
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده
تو بیا بر سر علم که غفلت که گسترده
خجسته که در دستگیرا گه گسترده
کلام که در غفلت که گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده

۶۰

شیرین که در دستگیرا گه گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده
تو بیا بر سر علم که غفلت که گسترده
خجسته که در دستگیرا گه گسترده
کلام که در غفلت که گسترده
بجای بر سر بارش غفلت که گسترده

۱۰۰۰
 اس وقت کہ یہ سب کچھ ہو گیا تھا کہ
 جو جس نے نہ تو خوف و حیرت نہ تھا
 کہ میں اس غلام کے کاغذ و ہونہر
 صفت طوائف کتبہ رہا سہہ نہ
 کہ اتنا عجیب عاقل و خوش خلق
 اتنا کچھ کچھ غفلت الہی سے رہتا تھا

۱۰۰۱
 کئی عہد پانچ سال سے جا پہنچا
 بہت سے فضا کو بنا یا نہ غریب
 چھپ کر پڑے گھر میں اچانک کا حسیب
 دو ایک سال پہلے ہی ان کی نصیب
 مولانا نے کئی افسوس کچھ اور کھلے
 وہ جیسا ہے یہ کہ غفلت پر آئے

۱۰۰۲
 غفلت آفتن کے بعد پہلی آفتی خود نماز
 دنیا طے ہوئی اسی صورت میں وہ دار
 جو پہنچا وطن میں کہ اس کے سر فراز
 تھی سالہا سے اس سال کے علم و شہرت
 اس میں یہ کہ تہذیب و تمدن کی امام
 بلایا امام اولان سے کچھ شہرتی امام

۱۰۰۳
 اعدائے ظالم اور اعدائے شریف
 اس کا سب سے بڑا دشمن تھا
 کہ اس کا ہوا بہت عالم و ذہین
 فتنہ خبیثوں کے لئے تھی وہ شہرت
 غفلت تھا یہ بھی ان کے لئے تھا کہ کسی طرح
 تو ان سے کم نہیں تھا کسی طرح

۱۰۰۴
 اس وقت کہ اس کے لئے تھا وہ کمال
 کہ اس کے لئے تھا وہ کمال
 کہ اس کے لئے تھا وہ کمال
 کہ اس کے لئے تھا وہ کمال

۵۶
 انوں تم کے بارے میں طفل بہر تھا
 کیوں کیسے ساتھ توجہ نہ لگا کر چلا
 شہزادہ منجے کو لاکر ستر میں بیچ تھا
 جو نہ تھا میں اور نہ کسی کی کھٹی خطا
 وہ بلالہ میری مسطورہ شائے ہی کا خط تھا
 فرما تاں تیرا دل بھی اس میں شہرِ مہر تھا

۵۷
 بوجھ جو نام اب سے شہنشاہِ آفتاب
 میں ہوں مگر ابنِ علیؑ رہا مضمحل و غصا
 یہ ہیں کے بادشاہِ نہایت غیبی ہوا
 بادشاہِ اعلیٰ کی شہادت کا اجرا
 منہم جو کہ شاہِ غریب الدیار رہا
 میدان کی طوطی ہوا رازِ شہنشاہِ بے پروا

۵۸
 بوجھ تھا رگاہ میں جبکہ بہر نہر
 تیرے چہرے پہ اٹھا ہوا ایک نظر
 چو کلہ باز کے سر سے اتارا کہ
 چوڑا رستہ کے ٹپے سے بعد نہر
 باز آ کے پلٹا رازِ آبِ شائے بوسے
 غمِ نریاں کی طرح سے ابھی چھوٹے

۵۹
 غمِ نریاں کی طرح سے ابھی چھوٹے
 علمِ بوجھ کے ارگیا شہرِ بوجھان
 اب سے بلالہ اب ایک دلاور غیبی شان
 بتلیے تو کیلیو سے ابھریں نازان
 فرمایا جب شہرِ بوجھ بوجھ میں ہم
 غمِ خواہ شہرِ بوجھ میں ہم

۶۰
 غمِ نریاں کی طرح سے ابھی چھوٹے
 علمِ بوجھ کے ارگیا شہرِ بوجھان
 اب سے بلالہ اب ایک دلاور غیبی شان
 بتلیے تو کیلیو سے ابھریں نازان
 فرمایا جب شہرِ بوجھ بوجھ میں ہم
 غمِ خواہ شہرِ بوجھ میں ہم

۱۳۴

خانی صاحب آلیا جیدم سوال کا
اور اس لیے کہ اس نے غلطی میں کر لیا
تو اسے اپنے بہرہ یوں کر لے لیا
کے غلط و سچ میں ہی اپنے کچھ بھی جا
وہ باریک جلاتا تھا کہ کچھ کچھ تباہت
اپنے قریبی بھجواتا تھا غلطی میں تباہت

۱۳۵

کچھ کیا غلطی غلطی غلطی بہ
بجھتا تھا اس کے کچھ غلطی وہ بد بھر
وہ اپنے فیض سے غلطی غلطی غلطی
رہتا تھا وہ دہلیت غلطی غلطی
تو قیاس کا خود کچھ طبیعت غلطی غلطی
اور غلطی کی غلطی غلطی غلطی

۱۳۶

بجھتا کا خوب چربائی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی

۱۳۷

اگر شاہ پرست غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی

۱۳۸

حضرت کا غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی
غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی

۴۴

اک آن زندگی میں نہ راحت ہوئی نصیب
نہاد میں رہا تو قلب مگر کیا غریب
نیابت قدم رہا مگر کیا ان کا طیب
یونہی یا فیض کب کو اپنے دور اور طیب
شہین رہا نہ نہ بشارت خدا رہا
وہاں استوں کا بھی جاری سلا رہا

۴۵

دولہ کا داقت بھی کسی سے نہیں نہاں
ٹپٹے ہوئے تھے غم سلیماں شہاں
ہکا کا ہجر سے کی ضرورت کھیاں
بھری میں اضطراب جو بھادور کھیاں
وہاں تمام تخت ہو رہا ہو

۴۶

دوست صبا سے کھائیں نہ چچاں
دوست سے کھلے کین جالیوں کی کھیاں
تھیں فرق بچا رہا اعجاز کھلیاں
ساحل کے کتب خوں تھے کاسی کھیاں
بانی کی تری می دم آئی بھی کھیاں
سارے جہاں بھر کھوں کھیاں

۴۷

ملتی تھیں دولت ہو پیلے کا اتہام
عجاز کے چین کی ہوا سے ہول شاد کام
کھلا رہا ہے مجرہ میرا نواں اٹم
تقویٰ ہو چکے کائنات میں تھے کا اٹم
داناں کو شک کہ ہے جو وہاں تھیں
جو کہ جو کھوں کھوں وہ تھیں

۴۸

میں تھے نہ دل کو سا غور فال نہ دیا
میں تھے نہ آتش انساں بنا دیا
یک تجویز کیا کہ سلیاں کو بس دیا
خاک کے شے وہاں سے کہ سلیاں بنا دیا
وہاں تھیں بے اختیار میں دیا
پہرہ کی اہلیت مجھ پر دیا

۱۴۵

ساتی ستائے میں بھیجے اہل شہود و شہر
وہاں خیر و برکت کے لئے باقی رہے ہر
خیر و برکت کے لئے باقی رہے ہر
خیر و برکت کے لئے باقی رہے ہر

۱۴۶

راہِ نبوت کو ہم رہہ ختم نہ کرتے ہیں
حاشیہ: مزاج کو جو چاہنا کہتے ہیں
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ افسانہ کہتے ہیں
کہ افسانہ کہتے ہیں

۱۴۷

جو میں عرض تو را کا شانیہ کہتے ہیں
کہ جو ہم بھی تیرا جو چاہنا کہتے ہیں
کہ وہ اسحاق و شمس سے روزِ داد کہتے ہیں
کہ وہ اسحاق و شمس سے روزِ داد کہتے ہیں

۱۴۸

ساتی کہیں کہیں ترا کا شانیہ چھوڑ دوں
کیا وہ خدا کا لیا کا ختم نہ چھوڑ دوں
کہ وہ خدا کا لیا کا ختم نہ چھوڑ دوں
کہ وہ خدا کا لیا کا ختم نہ چھوڑ دوں

۱۴۹

ساتی دم آخر مگر خیر و برکت کی
انجمنِ آسمانوں سے تو قدر کی
کیوں نہ کہ خیر و برکت کی
کیوں نہ کہ خیر و برکت کی

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۵۵

کے غیب میں رہے یا نہ رہے
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں

۱۵۶

کے غیب میں رہے یا نہ رہے
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں

۱۵۷

کے غیب میں رہے یا نہ رہے
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں

۱۵۸

کے غیب میں رہے یا نہ رہے
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں

۱۵۹

کے غیب میں رہے یا نہ رہے
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں
تو نہیں کہیں کہیں کہیں

۱۷۷

اک انداز یافتہ اولاد ایک پر
کی طرف میں بھی ایک چھٹکے کا فقیہ
سہ ہوں میں کا حسن مراد اب علم ہوا
اک تو میرا بیٹا ہے ایک پرستار
ابا بپ نہ کہتے دیکھیں ہر ایک
خجانی خیمہ بچا دی آنکھیں کاتارا

۱۷۸

جہم والیں قید ہوا ہے وہ بے غفلت
ناقد ہوا ہے علم کا قاضی شکر
میں ہوں جاں کے بازو کے حق میں شہید
جھٹکتا وہ اندر کو سے ہو جائے نافر
ظہور میں حق پر توں کے مراد اجاتا ہے
قاضی ہو کر جہم دہ مراد جاتا ہے

۱۷۹

سرمایا شاہ دین کا نام ہے مجھ کو
پیش کے وہ خوش ہوا کہ دل پہ ہر
پیش کی گئی گشت سے تھے نشان
گھر میں تو وہ کیا تھا کہ ہر جگہ
زور جو نہ دی صدا کہ نہ نظر کو لائے
جانی ہے میری جاں کے حق کو لائے

۱۸۰

مولائے کبریا تو نے کیا عطا دیو لال
شب کے کلمہ ہے کہ کہہ کر لیاں
باویں میں ہیں جا رہی کہ آواز جاں
جو کہ وہ موت نہ آجی تو کہہ جاں
شب کے کلمہ ہے کہ کہہ کر لیاں
کہ وہ کہہ کر لیاں کہ کہہ کر لیاں

۱۸۱

تو نہیں ہو رہی تھیں دھڑ دھڑ کر
تو نہیں بجا ہے تھے کہ کہہ کر لیاں
لاکھیاں ہیں ہو جو کہ کہہ کر لیاں
نالا کہ کہہ کر لیاں کہ کہہ کر لیاں
قدرت کے اختیار دیکھ کر لیاں
دو شخص اس کے کہہ کر لیاں

۵۶

تبر خنجر کی نیند کے لباس
چھاپا میں نے جس پر کہ کوئی ابھریا
میں نے سنایا اور اچھوٹا ملا پر دیا
ان میں سے کسی نے فرشتہ کیا اس کے پاس
اچھوٹا ملا تھا کہ کہہ لے کہ میں نے
اچھا ازادیت اس کے خنجر کے

۵۷

کہ کہہ کیوں کہ تو قدرت کھلایا
قاضی کو جس جان کی صورت بنایا
سیاہی ایک لباس بھی اس کو بنایا
دلوں میں اتنا زور تھا سب مثالی
مجرم کو جس نے قاضی کی شکر
چھپا کر سن میں نہ دے اس کو

۵۸

علیہ السلام پہ غلام ٹھایا اعلیٰ
ان کی شہید کی پوری قی رونس
میں شہید کے لیے بھی یہی واقعہ ہوا
قربان ہے بجا یاد نشین ہوا
اچھوٹا ملا ہے پیر پر ہلکے
قاضی کی جتنی بھی گناہیں

۵۹

میں غفل کو پاپ بچا کیوں نوا
لے خضر شاہ فرشتے بعد نوا
بچھے تھے جاتا پڑا شہر غم
کی غفلت کے ساتھ کہ حاضر ہو
فرمایا شاہ نے یہی خدمت کیا کرو
نہ اسے دوسروں کی خطا کھاتا

۶۰

انہوں کو چہ کہ کہ نہ خوں نہ لہو
مولا کے خون پر نہیں خیر نہ خد
کہہ میں تم پر تیرا اسے شہ
اسے خون نہ لے گی اعانت پر اس
جب کہ کی وجہ کو جیست میں تھے
ان کے قتل سے کہ سپا اور جلتے ہیں

۱۷۵
 بے پناہ محبت سے عالم ملک پر
 ترسے تجھے خدا نے الٰہی تہمتی سے کر
 جاسوس نے فائدہ اب کہ تو تاریکی گھر
 بوجھ پھونکے وہ دھوکے خوش دودھ پید
 نے ہوئے دلوں میں تو نادانی کی
 بھرے ایک کچھوں میں یہ دنیا کی

۱۷۶
 ان مجروحوں سے تنگ ہوئے تھے ان کی
 عاجز کے کان پہ تھے قہقہے عالم فہمیں
 اک روز زمین کی لئے کہا ہے انہیں
 آئے ہمارا اسطرح غیب مخصوص ہے کہیں
 آج وہ تو حکم دیا جاتی ہے اس
 گلابا جانا آج جو اس تہمتی کے پاس

۱۷۷
 گناہ گستاخ سے کردہ تباہی بار بار
 بولادہ بے جا کہ اسی وقت میں گیس
 ریش دراز آرزو کے رشتہ سے بھی ہوا
 تھی طرح سرخوئی وہ تھا وہ بھی سورا
 زیادہ خدمت شہر و صفات میں
 لکڑی پھٹی ایک باغیچہ کی ایک لٹ میں

۱۷۸
 آئے تھے بیچارے غم سے گھر سے
 بے پروا جب ہو کر پھر سے شہر
 شہر سے ہی ہو اس پر وہ صوبہ
 کا نیا جیم چھوٹ پڑا اس زبانت سے
 کا ناہاں کا تو کیا محرم بات سے

۱۷۹
 کو لکھا ہوا ہوشیار کو وہ بانی بھینسا
 عالم کے پاس پہنچا تو بالکل غم میں تھا
 امون بولا پھر تو تیرا احسان تھا
 سوسے زباں خداداد کیا پھر نہ کہہ سکا
 ظالم بہ حال دیکھ حیران ہو گیا
 اس مجروح سے اوپر نشان ہو گیا

۳۶

اگر تیری دیو چاہتا تھا کہ وہ شوق
لیکن میں نے تیرا رشتہ سے باہر
وہ نہیں ایک شب یہ کیا شرم
اس وقت شرم میں تھا وہ مجھ سے
فردوس میں تیرا شرم عیاں ہوا
یہ کہ تھا کہ قفس کی خاطر دروازہ

۳۷

خوش اس قدر تھا کہ جلادہ نہ بلبل
تو تھا ایک گھر میں بلبل ناچا
تلم لڑیا مارا پر شاہ کو جو وہ
بہ خیر میں کہ کھڑا ہوا جو
رکھ گیا یہ قفس قلعہ گریز
مطلوع ہوا فلم نے لے لے لے

۳۸

میں کو اور اس کی بیوی کو اتنا نظر
میں گھر میں کل شہر میں گھر
دل میں شرم تو تھا پر بدین پر
یا مگر میں پہلے اس کی شب میں
آواز میں شرم میں شرم باجر اس
شرم نہ ہو کہ بلال اس نے کیا

۳۹

واقف نہ رہا میں یہ جو نہیں مگر
سہل شرم ہو گیا وہ شاہ امور
اس وقت گھر میں تھا کہ قفس
بہرے بلال اجا جی شاہ اس کے
بہرے بلال دیر نہ اس ایک اس کہ
جلد کہ لکھنے کیفیت ان کی بیان

۴۰

بہرے بلال بیان کہ جو جو میں
سہل کہ کہ تھا وہ اس کے نہ
بہرے بلال کہ کہ تھا وہ اس کے
زخمی شرم ہو گیا شرم ہو گیا
بہرے بلال کہ کہ تھا وہ اس کے
بہرے بلال کہ کہ تھا وہ اس کے

۹۵
عبداللہ کی جیسے بڑی مٹی مراد

مولا کے علم و فضل سے کتنا متاثر

اور جو عین خلق سے برتر تھا نہ تو

۹۵
مجھ کو جس نے قبلہ دیں کو کیا زیار

خاسد اراد سے اسے کچھ معلوم نہ

۹۵
تہ ادا نہ ہو نہ شہر مظلوم کو

۹۵
۹۵

۹۵
نہت سے کچھ بھر بعد شہر ملال

کی عرق اس محبت نے آتش تیش کی کال

کب ہاں سب کی کا قصدا ہو شاہ شہر حال

۹۵
فرمایا اب بلیٹ کے نہ آئیگی خستہ حال

۹۵
غبار سے مٹوں گی غصہ مستی ناپ

۹۵
اور اپنے داداں کا پہلو بسانا

۹۵
۹۵

۹۵
اب سب کی بدبو کا مراد لرا نام

۹۵
جب بھولوں گا قلب سے تیری اور مٹی پر نام

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۹۵
۹۵
۹۵

۱۲۸

میں نے یہی بات حق کی طرف سے کہتی تھی
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ

۱۲۹

راستی میں کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ

۱۳۰

میں نے یہی بات حق کی طرف سے کہتی تھی
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ

۱۳۱

میں نے یہی بات حق کی طرف سے کہتی تھی
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ

۱۳۲

میں نے یہی بات حق کی طرف سے کہتی تھی
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ
کے ساتھ کمال کے ساتھ اور اس کے ساتھ

پہلے تو اگر اک اہم ہوتا تو یہی ہوتا
 کیا کسی نے نہ ہی کما گلا کر
 زندہ سہاراں نام سے قائم ہے
 کہ کوئی عزیز بقی سے سوا نہ تھا
 واقع ہوئی تھی موت عزیز بھائی کی
 اس وقت ہر پر اس کی تجسیر سال کی

جس پر غائب ہو گیا وہ کب
 کل کو جس پر غائب ہو گیا وہ کب
 کجا سے غائب ہو گیا وہ کب
 سب سے غائب ہو گیا وہ کب
 خوش کن کے لیے غائب ہو گیا وہ کب
 دوشانی خود ہی لاش اہم مجاہد کی

جس پر غائب ہو گیا وہ کب
 داد دے کہ اس وقت ہوا وہ فلان
 یاد آیا پہلے مسافر ہوا وہ کب
 اسے قیدی خانہ سے بجا دے گوار
 ہوا کہ تھا باہر شہر غاص عام کو
 خدا یا تھا امام نے لاش اہم کو

نہال ہوئے غائب تھے جو تھے نزار
 بالائے قمر دوست اجاڑ تھے شکیار
 کیا ہوئے حال لاکھ شہید شہید نزار
 نہ نام میں تھا جس کا شمار تھا نزار
 اعضا کے جسم کے شہید شہیدان کے
 تھے شہید شہید جو یاد قرآن کے

ک لاش کے لیے تھے نہ تو تھے نہ تو تھے
 مجھ کو ہی فن ہوئے تھے نہ تو تھے
 فوجیں لہا جس میں تھے نہ تو تھے
 نہ ہوئے نہ تو تھے نہ تو تھے
 جہل کو شہید شہید باحالت تباہ
 اور اک جگہ پر تھے نہ تو تھے

رباعیِ خمیس

کیا ناخن پیری کی خراشیں نکلیں گویا دل صد چاک کی قاشیں نکلیں

وانتوں نے دہن چھوڑا قیامت کی ہے بات اک قبر سے بتیں یہ لاشیں نکلیں

دیگر

رہتی تھی جو ذلتوں کی بانی پہنچی بدنامی دنیا کی نشانی پہنچی

طفلی نے نہ پیری نے دیا ساتھ خمیس جنت میں مرے پاس جوانی پہنچی

دیگر

آزادی دنیا سے اسیری اچھی سرکش جو شباب تو پیری اچھی

بندوں میں خودی کی شاں آجاتی ہے ہلکو تو اسیری سے فقیری اچھی

مرثیہ ۱۲

بس بارہ اماموں میں یہی چار علی ہیں

تعداد سب (۱۱۵)

در حال امام علی نقی علیہ السلام

مصنف

سید شیراز حسین رضوی

مطبوعہ

نظامی پریس ہنری پھانک لکھنؤ

باسمہ

زیارت حضرت امام علی نقی علیہ السلام

السلامُ عَلَیْكَ يَا وَصِيَّ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا إِمَامَ الْأَتْقِيَاءِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا
 حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَیْكَ
 يَا خَلَفَ أئِمَّةِ الدِّينِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ
 يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ أَيُّهَا
 النَّبِيُّ الْعَسْكَرِيُّ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا
 نُورَ اللَّهِ الْمُضِيَّ السَّلَامُ عَلَیْكَ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تاریخ ولادت با سعادت ۵ رجب ۳۱۲ھ
 تاریخ شہادت ۳ رجب ۴۵۸ھ
 جائے دفن سامرہ

ببارہ امامین میں سے ایک ہیں
 پہلے تو بالافصل ہیں کہ وہ ہیں
 چنانچہ حضرت مجتہد ولی ابن ابی طالب
 ہیں ایک غریب غلام ایک فقیر
 اور حضرت جعفر صادق صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کا جو ذکر ہو گا کہ وہ ہیں

کوین میں ان کے کلام اور عبادت
 کی حالت حق الہی کی صورت
 ان کی باتوں کی صورت
 بننا کہ وہ ہیں
 کی ہوتا ہے کہ وہ ہیں
 جیسے وہ ہیں

کہ ان کے ہر ایک کلمہ اور قدرت کا
 اور درجہ کی باتوں کا
 فائق ہے ان کے ہر ایک کلمہ
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 اس کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا

دیکھا ہوا ہے کہ ان کے ہر ایک کلمہ
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 اسلام کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا

ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا
 ان کے ہر ایک کلمہ کا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۵
برون فطوح السکر کی یہ سیرت عجیب
عزت کو غوث شاپ کھٹکتے میں یہ
واقف تھل میں ان بابوں کی کیا پیمائش
والی سیرت کو بھی معزول کیا اور
اگر گزرتا تو مگر راہ عدوت میں ہم کیوں
اب کی جگہ کا نام جو افضل کی جگہ

۲۱
بلال ہوا تھا بسبب لڑنے کا قریب
انرا زحمت کا الفاظ اگر کوئی
محفوظ رہتا کہ دوسرا جتا
انکا زمانہ نہیں سمجھتا والا

۲۲
مترجموں کو ایک ہی جگہ پر
وہ بلا امتیاز ہے جو کچھ
اجاب میں آیا ہو اس کو قیامت
ترجیمہ لکھا ہے کی ریاضت

۲۳
دورانِ حبسستان ان کا جو کچھ
تیار فرما کر لے آئے وہ سب بالکل
غیر معمولی شے تھیں تو کل
ان کو یہ بھی معلوم کر گئے

۲۴
برابر طرف پھیلا تھا وہ غم جو ان
اور کچھ پیارے تھے شامیں بھریاں
ناگاہ دیا کہ بقیہ کے سالان
خیال ہوئے تو یہاں درمیان

۲۵
بارانیاں تیار ہو کر آگے آئیں
واقعہ میں لحاظ اور متوجہ ہو جائیں
موتی ہونے میں بھی ہوا ان کے
کس ہونے پر ان کے ہونے میں

موجود وہ سالانہ شے تھی
جس کو وہاں لکھ کر ان کا اثر ہو

۳۷

اک ہفتے کے اندر مر گیا وہ سال
کوتا جی بن کر خود بھی میں جی
واقف نہیں کہ کس سفر سے دنیاں
بے دور کی ماہ اچھی فصل میں
بکریاں بچا بچا بے درد و دل
سبھی تو ایک ہفتہ دو ہفتہ کا نہیں

۳۸

جو شخص سر پہ بھی وقت بڑا
وہ راز آج کو کچھ سکتا ہو پھر کیا
یہ کہ بھی تو گونسنے ام نیا بنایا
یہ کہ سنیں تیا تھا میں اچھا
اک ہفتہ ہو گیا وہ کس اکرم
وہ آج میرا کاجی تھا عجب تھا

۳۹

سالانہ سفر ہو گیا جو وقت مہینا
انصفت ہو رہے تھے تیرے دل
پھر دو بزرگوں کی تحدید کے آگے
گو یا یہ اشارہ تھا کہ نصرت کو تو کیا
آباد مکتوں میں بھی کبھی داسی
بے وفائی نہ رہے بڑی تھی اداسی

۴۰

روانا ہوا پتلا ہو گیا مسافر
بہنے درود دیا رفقا حفظ و نام
جیل چکا اجاب ہے وہ صابر
نقارہ بجا کوچ کا مکتب احاضر
ترجے وہ اہل کرم و داد و دھارا
زیر اکام جانب لبخند و سہارا

۴۱

شکر گزار نا بھی تھا میں شکر
وہ تیرے دوست ہیں میں شکر
کھلا ہوا بانی تھا جو بھی میں شکر
موتے ہوئے تھے وہ دیکھتا ہوا شکر
جہان میں ہو کر نہ تیرا نہ تھا
وہ تیری محبت کی دلی زبان تھا

آیا تھا ہی راہ بہ حب لکھنؤ
 کہ جو یہ تھا ساقی بہ کتب و کلام
 بہ قول و فعل جو نہ تھے نہ کلام
 فانی نہیں کلامی زمین تہہ نہ تہہ
 یہ فحش کی بات نہیں کہی کہ کیا
 اس وقت جو چکا ہوں کہ کیا

اُس وقت وہ جو چکا تھا شوق
 ناگوار نہ تھا کیا شوق
 اس میں اٹھا ابھی یہاں اٹھا
 وہ سر نہ ہوا اور وہ اولوں کا
 جاڑا وہ کہہ کے کا وہ تھا ابھی
 وہ کہتی ہوئی بہت وہ تھا ابھی

وہ موم کے ناخن کی بو خوش
 وہ انکی جو کھانیاں وہ خوش
 اُنوں کے وہ انبا کردہ کپڑے
 غموں کی مٹاسی بھی نہیں کی تھی
 موفات فانی سے کہہ کر خوش
 یہ خوش نہ تھا کیا خوش

جوش کو سر کی نظر کی حالت
 اُس وقت کے کہ سالانہ ہوئی وہ
 مولا کے یوں کہنے کے لئے
 ناقہ پہلے کے کہنے کے لئے
 محمد بن امیر کی حالت
 مراد ہی حالت غم غم

ناگاہ چکا ناگہ غلام شہزاد
 کہ نہ یہ جانتے کہ سالانہ
 دیکھا جو بہت بار نہ تھا
 وہی حال وہاں نہ تھا
 لڑکی کہہ جھٹکنا نہ تھا
 ابھی نہ تھا نہ تھا نہ تھا
 بہت نہ تھا نہ تھا نہ تھا

۲۴

مجلسه در مقام استماع و در مقام استماع

1991

卷之四

۱۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم

۲۲

۱۰۰

مجلس

١٠٠

۱۰۰

۱۰۰

3

10

26

卷之四

مجلس

البركة والبركة

1961

2

...

100

[illegible]

مجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

...



1950

مجلس

شاه شجاع

مجلس شورای اسلامی

3575-1

۱۱
کے لئے
یہ ہے کہ اگرچہ ان کے لئے بہت سے
میں ہیں جو ان کے لئے بہت سے
میں ہیں جو ان کے لئے بہت سے
میں ہیں جو ان کے لئے بہت سے

بجای شکر که تهاوه شون ایت
 به خطی که گفتار علی بن محمد
 بکبری بایشین که تهنی و تهنیت
 بجلال بن ابی شمس و تهنیت
 ابراهیم که خانرا و تهنیت
 اسحق که تهاوه که تهنیت



وہ ایک شیفہ آتھی بابو کی دور
 بہت سے جان سے فیر کان تھا تو
 اک جگہ تا ایک ہی ٹھکانہ
 سامنے میں ہا کہو یہ کج شہر
 ان دنوں جو یاں جلوہ نما ہند
 محتاج کے بہت سا کھینے ہوئے

سلامت و حاجت بجا آید این دعا بخواند

عزیزم آرد خدای تعالی در حاجت

همه حاجات را که خواهم از تو طلب کنم

بسم الله الرحمن الرحیم

که حق تعالی مرا در همه امور

و شکر علیکم که سلطان است

و شکر علیکم که افریننده است

३

۱۵
 دانشجو ایچ کے لائق نہیں ہو جا
 سکتا جسے مصیبتیں پہنچیں
 بجا کر مال و دیار قید کی اند
 نزل سے محفوظ رکھ کر کیا جا
 سکتا کہ عداوت حق پر قائم ہو
 سکے اور باطنی ہوائی قیام کے

بہر قیامت از غم سے سینہ پھٹ جائے
 ایل میں غم کا کھل جائے جاوہ جاوہ
 آفاق کی منزل میں نور ہو جاوہ
 خاک درِ تجا نہ ہو درد و تباہ
 نزول میں ہر درد مصیبت کو دھما
 عصیان کے نفیوں کے خفاں ہا

قافیا سے تازہ ہو بی جاوہ
 جہاں پہ کھلے تازہ ہو بی جاوہ
 کہتے ہیں جہاں اسلام ہو بی جاوہ
 دینا ہو ایمان کا بیجاوہ
 شہر میں کھلے حد زیادہ ہو بی جاوہ
 ہر گھر میں ہو کھلے حد زیادہ ہو بی جاوہ

پہلوں میں حسن و جمال کی دایں
 پتوں میں نرمی کی لطافت کی دایں
 قامت میں حسن و قیامت کی دایں
 نرمی کی کھلے حسن و قیامت کی دایں
 ہر شخص میں وہ عالم کے نور کا عالم
 انجاء و رومیوں میں وہ دیدہ و نور کا عالم

وہ ملائوں کی نورانی کی دایں
 شاداب پنوں میں نورانی کی دایں
 وہ نور منصف کی دایں کی دایں
 حق کو نہیں کھلے نورانی کی دایں
 ہر شخص میں نورانی کی دایں
 کھلے نورانی کی دایں کی دایں

صالح و صالحات کا عالم
 دیکھا تھا اچھا کرتا کرتا کرتا
 کہ دیکھتا ہے کہ بہاں ہے بی جاوہ
 کہ باغ ہے جنت ہے کھلے ہو جو
 بلبل کی زبان پر نہاں ہے بی جاوہ
 آج بہاں کے سر اسرار کی

۵۰

ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید

۵۱

ببین که چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید

۵۲

ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید

۵۳

ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید

۵۴

ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید
چو این که ساق و تر و خفت که پدید آید

۱۵
 مونسِ دُردِ افرواں سے جس نے کھل دیا
 دروازے کھلے تھارے بغیر کھل دیا
 تھے قصہ کہ از روں پہ ہے حاجتِ احباب
 چھپتا ہے غلاموں کے دل میں آقا
 صلح کرنے کے لئے شاہِ حجاز کے کھنقہ
 مولانا تری نمنجہ کو ازری کے کھنقہ

۱۶
 فریادِ دردِ دل کے لئے کھلیں قیام
 مہمانِ دل بھی ہے جو ہے مہمانِ قیام
 وہ جو لا کر دیکھو جو یہ مہمانِ قیام
 حاکم جو عدو آج کا ہے مہمانِ قیام
 شہزادے کے لئے شہسوارِ شہسوارِ قیام
 لیکن یہ نہیں وہ کس کا قیام جو ہمارا

۱۷
 آخر وہ مجیبِ غم نے کھلایا نصرت
 مولانا کے لئے کھلایا نصرت
 بھلا کیا بجا ہے یہ غم اور نصرت
 پریشانی تا باں نہیں کوئی طلعت
 کس خاک پہ تھا اور قدمِ اہم
 مسکرت نہ باں ہوئی اسے غلامی

۱۸
 دینِ بی بدین کے لئے کھلتا کھلتا
 اس نے پشند و بدعا وہ عالم کھلتا
 دربار میں نہ آتی کھلتا کھلتا کھلتا
 اب کی طرح نہیں کھلتا کھلتا کھلتا
 رومی تھا وہ دیکھیں وہ کھلتا کھلتا
 قدرت کی کمر و بوی کھلتا کھلتا کھلتا

۱۹
 اگر تو یہ تو غم تھا کہ کب تک کھلتا
 افعال پر دراز رہتا کھلتا کھلتا
 لیکن غم کے لئے کھلتا کھلتا کھلتا
 داخل ہوا مولانا کے کھلتا کھلتا کھلتا
 لئے کھلتا کھلتا کھلتا کھلتا کھلتا
 کھلتا کھلتا کھلتا کھلتا کھلتا کھلتا

۱۶۱

ز آتی اسی طرح رہا خام خم قوت
معلوم ہوئی جب توکل کو حالت
در اصل تھا تو عمداً بل شہادت
اسے متعلق ہوئی کیوں کی حالت
یہیں تھا یہ نسل تھا بد بخت ظالم
تو جس نے واقف تھا بہت سخت ظالم

۱۶۲

ہر گھڑی دیتا تھا مظلوم کو ایذا
قسمت کے یونین رہا برقعہ کی
حکم سے کہ کتا تھا جاگ کتا
تھوڑے کوئی بات توئی کی یہ جا
ہر چند نہ راحت نہ آرام نہ
اور بد و ظالمت کما کما آگیا

۱۶۳

آخر توکل نے نکلی تھی تدبیر
دربار میں بلوایا یاد وہ شہر
جلادوں کو تو ان کے چنگ شہر
جس میں وہ کھڑے ہیں کچھ شہر
شہر سے تو غم ان ذرا نظر آیا
تو لوگوں کے سامنے بھی کجا آیا

۱۶۴

جلادوں پر توکل کو تھا انرا
اعزاز سے حکم کو تو اپنے شہر
پچھلے میں کہوں ہے تو توکل
کتنے لگا لگا طلب ہے کیا تھا
وہ عرف کے قاتل ہے کما جانی
زحمت توئی ہے جو بڑے جبر جانی

۱۶۵

جب پاؤں لگا آئے دوا کے بار
جلادوں نے کھل کر لکھ کر
ای سے تو ان جو ہوا وہ بیم
سزا میں کہوں ہے کہ یہ بیم
کہو اسے تو کہنے لگا کہ
کہوں ہے تو کہنے لگا کہ

جلادوں کی طرف سے

دروازے میں داخل ہوا اور دیکھا
کہ تختہ نظر آتا تھا کہ یہ تختہ
کھینچا تھا خبردار ہوئی کہ کوئی شخص
موجود تھا کہ اس کو روک دے گا

حاکم نے کہا ہاں یہی ہے

میں نے یہ سنا کہ یہ تختہ
خالی نہیں ہے بلکہ اس میں
ایک رکن کا تختہ لگا ہوا ہے
کوئی بھی شخص اس کو ہلکا کرے گا

پہلے تختہ پر بیٹھ کر

جس کا تختہ تھا کہ اس کو ہلکا کرے
کرتا تھا دندوں کے واسطے
تدبیر یہی کی ہے تختہ پر بیٹھ کر
دھوکے سے ہلکا کرے گا

فرار ہو کر

دافعہ کی طرح ہلکا کر دیا
دور سے درندہ کی طرف
قدم نہیں رکھے کہ بادل
ختم خادم کو یہ خبر غلام خدائی

مولانا نے فرمایا کہ

میں نے یہ سنا کہ اس کو ہلکا کر
بہت سے لوگ اس کو ہلکا کر
میں نے یہ سنا کہ اس کو ہلکا کر
میں نے یہ سنا کہ اس کو ہلکا کر

92

۱۰
 محمد ان لعلی پچانے سے برتر ہوگا
 محمد ان کے برتر ہوگا جس کے لعل دنیا
 جن کے لعل حق اک لعل محمد ہے
 چکا تو لعل ہے پیر محمد ہے جانا
 سرنندہ مواد میں یہ بہت دیکھتا
 رہنے والی حال نہیں کہ دنیا کم

22

[illegible]

کے لئے یہ باتیں جو حضرت کو پہلے
مضمون کے مولف کی طرف سے انتہائی
آدود سے یا اس کی پہنچ بے آزار
حضرت کی طرف سے اپنے نائب
مضمون کے مولف کی طرف سے انتہائی
سازگار و شائق کی کیا ترانہ و خاتم

15

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حبیب الدین
 ملازمت و خدمت
 حضرت ملا محمد باقر
 عظیمی
 در مقام
 ملا محمد باقر
 عظیمی
 در مقام
 ملا محمد باقر
 عظیمی

چرا وہ شہنشاہی نہیں دیکھتا
 اسی پروردگار کے ہاتھ سے
 اسی نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ اس نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ اس نے اسے اس قدر تیار کیا

ملا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے
 وہ تار کھانے کی چیز دیکھی
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا

اگر کہیں سے کوئی بات نہ آئے
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا

اگر کہیں سے کوئی بات نہ آئے
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا

اگر کہیں سے کوئی بات نہ آئے
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا
 کہ میں نے اسے اس قدر تیار کیا

علوم خاصہ برتیبہ غلام کو کرامت
اولاد فی خلق میں بر حجت داور
بازایا کیونکہ علم و ہمارے قیوم
جائے نذر ایت کہ کوئی پہلے ہی
کہ بہ ہر تبت علی تریح جان علی

بروز دنیا ظلم کیا کرتا تھا کہ جسے
تھی فکر کرکے بے جا ہے نہ ازراہ شہد
حال ہمارے عجیب و غریب ہے ہمیں
جہان غریب خدا ربنا ہوتا ہے
ہم فاقہ عالم کے ہیں اٹھنا ہے بے شمار
فقر و غم کے ہیں وہ کہ مرنا ہے بے شمار

۱۰۰
 ہمارے دوست عزیز محمدی تو میرا کمال ہے
 اگر ہمارا دوست محمدی میری نہیں جانتا
 اگر ظلم کا افسانہ نہ ہو اور نہ لگا
 منظر تھی دولت اسے اور اب بھی
 کہ ہمارا دوست محمدی تو میرا کمال ہے

کہ جس نے اسے خداوند تعالیٰ
 قویٰ کی طرح کوئی اثر نہیں سکتا
 خدا پر خلیق کے یہی پہلے کیا گیا
 وہ کھل گیا جسے اس نے اس کا کھلا
 برہنہ کیا اور اس کے لیے اس کا
 جاننے والے کے لیے اس کا

[illegible]

92

۱۷۱
وہ وہی وہ لو اور وہ گرجی زبان
جہن جاتا تھا اگر خاک گرجی تہا
خود تہا وال پر تھا وہ درد و راز
اور خاک سبر دین کا وہ درد و راز
بیریل عقب تختہ دل دریا کی
قد و نیم وہ تھا کہ سیریت ہو بہا

97

معلوم بود که حق علم غنی
 حضرت که علم و جلال کبریا
 شرف و بزرگواری
 ارجی بود بجهل حق تعالی
 که متحقق شدی در عالم کبریا
 آنکه حق تعالی را
 آنکه حق تعالی را

١٧

[illegible]

62

[illegible]

عق
عالم نے عجیب تھا فانی کی وہیں
ملو اگر اپنی آنے خود کو دیا حال
آخر وہی ثابت ہوا دم و دم کا قاتل
شبیہ شکر کا پیر ہے جو خفا کا
بہار کی شخصیت ہوا کیا تھا

۱۷۰
 بن خنجر از غم و آس و تنگدلی
 بچشم ماه را بر صلت طبع کا سالک
 موتی از آینه بجای که زلف کا خنجر
 بجز طوطی که او درون کون کون سالک
 بر سر شاد و غایت فساد کا خنجر
 در کون که پرده های کجی کا خنجر
 در کون که پرده های کجی کا خنجر

۱۷۱
 آرام سے وہ اہل بخار بننے لگا
 آمادہ فلک ہوتا تھا ہر کمر شانے
 تیار ہیں یہ بیری کہ عدد خون میں نہا
 خلعت جو پہنتے تھے کفن کو خنجر
 خاقانیت مصیبت کا جو ارباب بختیار
 جان بے توجہ نہ کی سلطان ہر پیر

۱۷۲
 صوفی ہدایت میں تلواریں کج و کدر
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی

۱۷۳
 جنبہ از ارکان لگا بر آبی و شاد
 تمام جسم مقدس پر آواز تھی گشت
 آواز گشتن میں یہ نہ بولے گشت
 دل کھڑے تھا اور نور کجی کجی کجی
 میان کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی
 کج و کج کی کجی کجی کجی کجی کجی

۱۷۴
 جمع تھا بہت گھر تیر شاد و شاد
 نزدیک پر آواز تھی کجی کجی کجی
 استاد و بچہ و بچہ و بچہ و بچہ
 مولانا کے گھر آگیا اشرف خاں
 آتا ہوں جی جان غدا حافظ خاں
 لے لالہ میں بان غدا حافظ خاں
 حافظ خاں

عق

روزی که گاه و بگاه از تو می آید
وینا سوسن که گاه و بگاه از تو می آید
بیشتر از دیار غزل که گاه و بگاه از تو می آید
تا از هزاره جو بود و می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
اجتماعی که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید

عق

مولا ز پر چاهی بود از پستی کی
افلاک در دهان تو ز بخت کی
جست و خجالتی که گاه و بگاه از تو می آید
چو چاک که گاه و بگاه از تو می آید
انگیز که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید

عق

بوی گل که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید

عق

همیشه که عبادت که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید

عق

ناگاه به او دیدم آواز آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید
و گاه که گاه و بگاه از تو می آید

عاشق

اوجھاتا اور جب باقیہ رہی تو
نظر اریو میں کیسے مسلمان ہو گیا
جی وہ لیکن ان وقت میں
مردوں کی ذریعہ تھا ان کی مضطر
تو ان کو کجا فرزند یا بھائی کہ نہیں
جو ایک اور فرزند بھی نہ تھا میں

عاشق

اگر فرزند ہی نہ تھا تو کجا وہ تھا
بھئی تو میری کہ تھا تو افریقہ میں گیا
اکھوہ بچوں کو پشہ لاک کھایا
بہ گھوڑی پھانل دا دی دھاما
پچھلایا وہ بے نیچہ ہوا حال ہی میں
آویا دیہ قون حسین ابن علی

عاشق

اگر نہ میری پست کہ وہ جان بلیا
بھرتی نہ تیرے روز و رات ہی بلیا
اور کج کھڑے تے تا صحرایا
بہ جو کمال کج کھڑے نہ بلیا
پال کی زار کے کج نہ کی گیت
جگمگ پڑی دے دے کج کی گیت

عاشق

لازار مسلمان نہ بنا کی پیر
ما کہ وہ پیر کجا وہ کیا پیر
دعا نہ تیرے کہ پیر کی پیر
محمّد کی کھڑکی شرف عتہ کسم
پیر کی کمر و حال میں کسم
وہ زندہ جاوید کام تم میں کسم

عاشق

بہ جاقت نہ طاق نہ آفاق
جس میں ان شخص نام اتنا بھوش
بہ کھیت نہ آبادہ غلام کجا بوش
آدی یوحی جس کسدرہ نام تو کج
بہ دھوت نام کرت جو بقیہ کجا
ان کی غم بہ بھول دے کجا کجا
تا نہ تیرے نام نہ دے کجا کجا
بہ کج کج نہ تیرا نہ کجا

مشرقیہ

ہے بہم فوج مضامین سرمدیان سخن
در حال امام حسن عسکری علیہ السلام

تعداد ۱۲۴۰

مصنفہ سید نصر از حسین رضوی ختہیر

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

باسمہ

زیارت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الذِّبُّ الصَّادِقُ الْوَفِيُّ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَلِيَّ امْرِ اللهِ اَلسَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَ حُجَّجِ
 اللهِ عَلَى اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيَائِكَ وَ مُجْتَبًى وَ اَوْلِيَائِكَ
 وَ ذُرِّيَّتِهِ رُسُلِكَ وَ اَنْبِيَائِكَ اَمِيْنٌ يَا
 رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

واللہ تعالیٰ اعلم۔ المرجع الثانی ۲۳۴ھ تا تاریخ شہادت ۴۰۰ ربيع الاول ۵۲۶ھ

جائے ذکر کامرہ

۵۴
 جگر منصفان شریفان سخن
 رایتی تو فکر الفاظ غنای سخن
 سپهر کی از شجره ازل سخن
 غنای تو قریب از غنای سخن
 غنای تو قریب از غنای سخن
 غنای تو قریب از غنای سخن

۵۵
 در شنائی بین تو و الکا پانی سخن
 تو قلم و قریب از غنای سخن
 داره جیب کبریا سخن
 طغیان کبریا سخن
 پیش کبریا سخن
 کبریا جلال سخن

۵۶
 شاه قلم و قریب از غنای سخن
 ناز جیب کبریا سخن
 بار بار تو سخن
 جیب کبریا سخن
 جیب کبریا سخن
 جیب کبریا سخن

۵۷
 شکر تو از غنای سخن
 کلامی تو از غنای سخن
 کلامی تو از غنای سخن
 کلامی تو از غنای سخن
 کلامی تو از غنای سخن
 کلامی تو از غنای سخن

۵۸
 غنای تو از غنای سخن
 غنای تو از غنای سخن
 غنای تو از غنای سخن
 غنای تو از غنای سخن
 غنای تو از غنای سخن
 غنای تو از غنای سخن

۴

مگر کجی بھی ہے کہ اللہ مہربان عالم
کہ یہ عالم کی بیٹی ہے کیا کہ سلام
تو نام اس کا تھا وہ بڑا بڑا تھا سلام
تو اس کے بچے کو دے دے تو اس صفت تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام

۵

نالکدان خبر سے وہ صفت کا خلق بولا
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام

۶

باجیوں کو کہتے بغیر اس عالم
کہ اس کے بچے کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام

۷

اسی اندیشے سے یہ بچہ آزاد کرے
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام

۸

اس لیے کہ تو اس کا نام نہ کرے
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام
تو بچہ کو دے دے تو بچہ کو دے دے تمام

خدا کے لئے فانی ہو جائیں
زندانِ مہربانی میں رہیں
خدا دانا ہے کہ اور کبھی نہ زندہ نہیں
جو بس یہ ایک لمحہ تیرا ہو جسے میری جلیس
تو ظلالِ سوز و غم سے بھر جائے گا
فراق کی آغوش میں جا کر بیٹھ جائے گا

۱۷۲
خوشنیاں بجا نظر اٹھائی سے یہی خاتم
موت کے رونق و قوتی اس میں تمام
کے ساحل پر کھینچے ہوئے وہ قیام
و تہیائی غیبی کنیزیں آگے بڑھا کر
ان کی سرور سے خود یاد بھی اگر شمع
دام حجب و حجاب و حجاب و حجاب

۳۴
 انہیں تجاویں کہ پیر تو ان کا خدا ہے
 کہیں کچھ جو ہر اک جاہل کا فہم سودا
 بھڑھنہ کی کہیں کہیں خیر ہے پیدا
 ہر روز نکالے گا کہ سودا ہر جگہ

ایک طریت، عقیقہ، سبز و سفید رنگی
طاس زرد کا تختہ چوبلی دھاریاں
صاحب نرم جلائے کافور کے پیر
خستہ نمونہ لاکھ ہونے پر
اندر کمرہ کچھ بڑا ہے
بجائے آئینہ بہت بڑا بیچ

۱۵
 زبانی بہ غیبدار کہ
 جس روح میں غم و یاد کی
 آئے عجب اسیدوں سے ایک
 نہ تھی تو نہ کہ نہ تھی
 صاف کہیں کی وہاں
 نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی

۵۶

جب یہ سب کہہ چکے وہ غافل بن گیا کیونکہ
ایکے ایک کو تو سمجھا نا باغلق و تیر
ابن دین کیلئے یہ دولت دنیا کیلئے
نئی شرف ایک جاہل کی خاطر ہے
دائم محب میں تجھے اولاد سے غافل
اجت و جو کو تیرا ارادہ کیلئے

۵۷

تو اجازت تو دے اس کی یہ وہ شرم
خط لکھی میں یہ نامہ ہر شائد تیرا
خیر کے خط کو جو وہ دیکھی تو غور کیا
بچہ جو میرے لئے ہے مجھ سے ناخبر
میرے ہوا وہ نہیں کہہ سکتا
تیرے لئے نہیں ہے یہ وہ پلچین

۵۸

کہا کچھ سچ جب غفلت میں
کہا کہ اس سب کے لئے اسے سخت کم
شکر ہے جو تے قدم اولیٰ تیرا کیلئے
جب وہاں پہنچا تو پیش آیا وہ غلام
حق کی باتوں سے کیا تیرا تیرا جو کو
خط دیا جا رہا ہے کہ یہ زرتاجو کو

۵۹

مے کی قیمت تو اس شرم سے کہ
نہ نہ کہ اسے اس غلام کی چلی خوش ہو کر
مگر کہ اس مجھ میں وہ موت نہ غلام
یہی تیرا وہ غلام علی کو
ش خاوند منظم کا نہ تھا صورت میں
نہ نہ حاضر تھا غلام کی حقد میں

۶۰

کہ کہ بھائی ہی تھی جو یہ مع قانون
ابھی جھاری بھی نہ تھی کہ اس میں
ش کا خاوند غفلت کا لاف
نامہ کہ ہاتھ میں اک ہاتھ لکھے تیرے
بھائی ہر نقطہ پر وہ انگ بے بدلتی تھی
بھائی ہر نقطہ پر وہ انگ بے بدلتی تھی

۷۲

بچہ کما حقہ غلام و مونس غلام
عجب مجھے اس کا ادب آنا
جلجلا کا تب سے جی افق نہیں یہ چلا
پہاڑ پتھر کی تکلف کا سبب کیا بھلا
سُن کے سب بات کو غصہ میں لگائی
کہا غصوں سے تجھے نرم نہ اسے پرانی

۷۳

جنت صلیفیت میں تیری بھیر تائی
جو جو خانہ کز نہیں شاہِ دراصل
میں سے حال میں یہ کج عیب شامل
میں مراد و قول سے کہ ہو در تامل
کس طرح تجھ پر یہ فضل خدا تھی ہوں
تو ہر اک بات پر کہ وصل علی اتھی ہوں

۷۴

ہو یا فخر و عیاں شہزادی
کہ سر میں میرا پر کج عیب
میرا عیاں سے ماں باپ بیاہوں
تجھے جی بزم حق اساتذہ قلب بخشوں
نام شہر و دیہات کیو تھا زمانے میں مرا
کون تھا جو وہ ادب کرتا تھا زمانے میں مرا

۷۵

گشتِ عمر کی سچائی میں
برسوں کی پیدائش کا خیال
ابنِ عمر کا کہ تم تھا کم دینوں
جس سے طے پایا وہ غفیلوں
دن معرودہ تا پنج بجی اور سائیں
بھئی آراستہ کب بارگہ عشرت چلی

۷۶

سُتھرتی کہ نہ افسوس نہ غم نہ
بہرِ ملکوں کے بھی ہو دھتھے کاغذِ دسا
بجزوایاں نہ سب علیا و فضل
شعرِ انصحا و کمال و ارباب
پڑھ رہا تھا کوئی آہیں نہیں غافل کوئی
لا باز رہا نہ کوئی تھے نہ آفت کوئی

۶۶

شادانے کہیں نہ کہیں تو کہیں گے
بہار کو چھوڑی کہ تو تھلا تھلا جویا
زینہ چاہیں یا جو ہے جو ہو نہ باب
موتوں کی کہیں کہیں کہیں تو کتاب
مٹی چھتاخت پیر و شاہ تو کی صورت
دل نہ چھوڑے کہے لوگوں کی صورت

۶۷

بہار چھوڑ کر اسے تو کہیں گے
کہیں مٹی چھتاخت کہیں نہ کہیں گے
تھلا تھلا کہے کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے

۶۸

شیرین تو چھوڑ کر اسے تو کہیں گے
تھلا تھلا کہے کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے

۶۹

کہ تو تھلا تھلا کہے کہیں نہ کہیں گے
تھلا تھلا کہے کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے

۷۰

تھلا تھلا کہے کہیں نہ کہیں گے
تھلا تھلا کہے کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے
نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں گے

اسم

علم کبریا بجا لائے ہیں کیا ہوتا قصور
میری آراستہ بھر نہ کہ دست اعلیٰ قدر
وقت پر بھیجا جو یہ دردمند کہ جس قدر
ظلم کی طرح ہوا قرآن کی کاغذ و
محنت سے سینوں میں یہ لہجہ لگا بجا
تو کہتے توئے علی حبیب کھن بھلا کے

شع

خبر دم کیا فقیر ہیں غمگین
انتظامات جو ہم کو لے لے رہے ہیں
الان جو یہ حقے دادا بابا ہشت کریں
میں کی فافہ نہیں تھی اب یہ وہ خیر
خجانبہ و نہ ہوا رات نمودار ہوئی
جھکے ہوئے دم کی قسمت کی بیدار ہوئی

سلسلہ

غائب ہیں پہنچ گئی کیا آج ہم کو کس
جس جہان کو رکھا تھا دعا جو ہاں نہ تھی
سے ہیں حضرت عیسیٰ کی جی کی ہوا
بیچھڑے نہ تھے نہ خون لگا رہی کس
بالکلاں پر وہ دور اٹھا ہم پر آئے
اور معصوم ہم کی جوانی کے اندازے

شع

پڑا کی کہ یہ ہے دوسرے غائب کی
الان نہ تو اٹھا وصل علی اصل علی
الافتخار نہ اس کی ہوا اور سوا
پہنچنے سے پہلے کہ لگا لگا
مہر نہ ان کی ہوشیاری و بہت ہو جائے
کہ قوی ارشد ہو اقلات محبت ہو جائے

شع

میر کی ستم آواز نہ میرا زاری
اور نام کی تو تلتے ستم بجا رہی
نہ تیرا لاکھ ستم اس پر کیا ہو
رشتہ تیرا سب جو نہ تھو کہ جی ہو
میں اب یہ بھی نہ نیست انجام کو
وہ کہو کہے میں جی نہ ہے یہ نہ نام کو

۱۳۶
 نکلے ہر ذرہ جان میں تیرے چائے کس
 آنکھوں سے اچھا انا دیکھا لاؤ لگا
 جسے شمعوں سے علی علی یہ تھا فکری جا
 تیرا جی کوئی سنہاں زیر
 ہو دیا کہ جس طرح جو غائب ہے بیخبر
 ابد دل کا تیرا الٰہی ہے پیونہ

۱۳۷
 کہا شمعوں نے سنا ہے جو بجز غائب
 نکلے یہ اور خبر تیرے کمر بند
 عورتاں میں یہ گفتگو ہے کیا حضور
 وہ پوچھا خطبہ کہ اے جان سے جو تھا حضور
 بس پرینا کمر کا کمر بند دیا
 عجمی کی کی تجھے تر و جیس کمر بند دیا

۱۳۸
 تہنیت حضرت علیؑ نے ادا کی اظہار
 اور صلیب مبارک کا پوچھو لے لے لے لے
 بابائے پوچھنے شمشاد و جابر عید
 ہی کچھ عدا کی برکت کو ایسی کمر
 مصطفیٰؐ کے کہ ہر پوچھا پڑا شاہ
 کہا خبریں نہ اگر خدا شاہ ہوسے

۱۳۹
 غائب ہو چکے ہیں اور پہلی میں کج
 کمر ہر سوسے سے تیرا دوسرا عیاں
 کمر قبضہ روی تھا عدد سے اباں
 پہلی میں نے رکھا خواب یہ مج نہیں
 جس کے کام میں غشی تھا کامل میرا
 کچھ سرور تھا لکھو سے تھا کوئی برا

۱۴۰
 اچھا نکلنا غفل سے اس نے کچھ فرق
 بلکہ اسے لب بلب لے کر آئے کویا
 تھاپ چڑھ گیا پردہ زرد و تھا جبر
 غفلت دل کی کوئی غائبی تھا کھانیا
 جو میں پھر کچھ غفلت نہ تھی غشی
 پہلی میں نے کچھ غفلت نہ تھی غشی
 پہلی میں نے کچھ غفلت نہ تھی غشی

نہ تو بوناک بے گنجی آریا خیال
 و قدم چھٹا تھا گل بیڑا خیال
 لگ گئی شہر پہ پڑنے سے پہلے خیال
 کہ نہ بعض جگہیں نہ تو خیال
 نہ تو عین اتفاق سبکی دعا کام آئی
 نہ جیسوں کا تداک نہ دعا کام آئی

بجوبہ بایں ہوا مری شفا سے قیصر
 ایک دن کے لئے یہ گئے لگانے نظر
 مجھ سے کہوں میں سے کوئی نہ تھا اگر
 کہ میں نہ کہ مجھے یا اس سے بھی اگر
 نہ تھیں شہر میں قیام کی رہائی کی دوسے
 نہ تھیں شہر میں صفائی کی کی دوسے

ان مہمان کو آدھ کر قیصر کے
 کہیں کیوں پایا وہ صبر دل مضطر
 مجھ کو بے نشان جو کچھ یاد دہانے
 تہنیت قیصر کی کوئی سا سہانے
 نہ تھیں ان کی گھڑیاں صبح کے آدھ کر
 نہ تھیں ان کی گھڑیاں صبح کے آدھ کر

لگ گئی اس شہر کی فدا سب کی گنج
 ایک خاؤن نظر کی نصیب ہو گیا
 اور حضرت عیسیٰ جی کی تہنیت کے لئے
 مجھ سے کہنے لگا کہ کوئی نہ تھیں
 نہ تھیں ایک مقلد نے کھلنے کو
 نہ تھیں ایک مقلد نے کھلنے کو

جواکھو شہر سے پہلے سے لگائی گئی
 ہونے کے لئے وہاں کو بھٹی شہر کے
 ہم سے کہنے کو کہیں کو بھٹی شہر کے
 نہ تھیں کوئی کو بھٹی شہر کے
 نہ تھیں کوئی کو بھٹی شہر کے
 نہ تھیں کوئی کو بھٹی شہر کے

۶۶
 جو بد فرخ کی نسبت اعلیٰ کی
 کس لئے آئے تھے نہیں پ کہ یہ شرم
 عقد کے بعد جسے پیر کی تین کو غیر
 تیر وقت سے بچ جانے کا جو غیر
 ناقوانی کے کمان بارگراں اٹھتا ہے
 اس لئے یہیں کی جوتے دو حواں اٹھتا ہے

۶۷
 کس نے کہنے لگیں تجھ سے وہ یقیناً
 کیوں کہ اُسے مر اٹھتے ہیں بے تیاب
 تو ابھی تک کہ انھوں نے اگر قتل غلاب
 جو بدین نصا رتھا خود کی عتاب
 تو میلان ہو تو امان ملے برائے
 جو تھے پاس تقیاد مراد کہ اُسے

۶۸
 جو ہیں بجا تو سلام سے خود دل سے پند
 کچھ بچا کہو بدیت میں ہوں حق کی پابند
 کچھ بچا کہو بدیت میں ہوں حق کی پابند
 کچھ بچا کہو بدیت میں ہوں حق کی پابند
 دیکھیں کہ اس نہ ہو اچھو بدیت میں
 روز فرزند را اب تہے پاس کے لگا

۶۹
 غائب ہے پھر موعنا یہ دیکھیں کہ
 دن کو کئی قحی دعائیں کہ تم بچا کہو بدیت میں
 رات ہوئی قحی تو وہ خواب کی تھی غور
 ایک شب نہیں جو کہ وہ کیا دیکھتے تھے غور
 آج تک خواب میں باتیں ہوئیں کہ
 اب یونہی قحی قحی میں دیکھیں کہ بچا کہو

۷۰
 کہ روز میں سلام کی آفت خانہ گراں
 کس نے کہہ کر کہی تو یہ گاہاں
 مع شکر زرا جہاں کے گاہاں
 جیسے میں نے یوں کہے تو بچا کہو بدیت میں
 کہ کیا جادہ و خواہ سے آنا ہم تک
 تو فلاں سمت فلاں سے آنا ہم تک

۳۵

نہیں بات نہیں شہنشاہی
بہی دوسری سے لانا اور کیا لانا
شہنشاہی کی دہرائی
کھنکھائی کا بلایا عجب افسوس
بہی عیب ہیں وہ لایا میں تم کو
جب ارشاد مبارک وہ کہہ کر آئی

۳۶

اگرچہ اپنے ہاں بیٹہ قانون
بہی دیکھا ہو تو بھی اس طرح
میں نے جو شہنشاہی کی طرح
وہی کی شہنشاہی سے باطل
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے

۳۷

میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے

۳۸

میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے

۳۹

میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے
میں نے اس کی شہنشاہی سے

۵۶۲

ناله‌های گریه و زاری و استیصال
در خفا و در آشوب و در غم و در اندوه
از آن که در دل و در سر و در جان
بجوشد و در خون و در اشک و در دلمه

۵۶۳

ساقیای گریه و زاری و استیصال
که در خفا و در آشوب و در غم و در اندوه
از آن که در دل و در سر و در جان
بجوشد و در خون و در اشک و در دلمه

۵۶۴

بهر خفا و در آشوب و در غم و در اندوه
از آن که در دل و در سر و در جان
بجوشد و در خون و در اشک و در دلمه
ساقیای گریه و زاری و استیصال

۵۶۵

خنده و گریه و زاری و استیصال
که در خفا و در آشوب و در غم و در اندوه
از آن که در دل و در سر و در جان
بجوشد و در خون و در اشک و در دلمه

۵۶۶

در خفا و در آشوب و در غم و در اندوه
از آن که در دل و در سر و در جان
بجوشد و در خون و در اشک و در دلمه
ساقیای گریه و زاری و استیصال

۱۰۰
شما را به این جهت در میان خود
برای خودی که از شما جدا
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را

۱۰۱
برای شما که از شما جدا
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را

۱۰۲
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را

۱۰۳
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را

۱۰۴
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را
و به این جهت که شما را

۷۷
 ایک نیا نیا بی بی بنی شاد تھا غم
 کہ نظر نہ ہے کھڑی کھڑی غم
 مستعدین ستم آرا کا یہ حال
 کہ پڑھا لکھا تھا مشہور تھا وہ قلم
 علم تاج کا ماہر تھا وہ بخیریت
 قدروں پر اعلیٰ بصیرت کا تھا عجب قلم

۷۸
 تھا کمال بنی کے لیے یہ حال
 حسد و بغض کی آتش سے جلا کر تھا
 غم مرقی ہو چکا تھا نقیب پیر
 کہ غم غلغلی سے اولاد رسول دوسرا
 ستم جو برکی گویا تھا شانی ظالم
 عسکر گجرات کا تو وہ تھا دشمن جانی ظالم

۷۹
 ہوشی نے لیا تھا مول میں ان فتن
 دیکھتے ہیں تو حیدر لیا کہ پیاں چن
 لگا کہ حادثت بدیہی کہ ٹھیکے ہو گوا
 ٹالوں سے قند کے ٹکڑے کو نہ غبار
 جو قریب آگیا غم و جو میں سے کیا
 کتنوں کو بار کے پونڈ میں اس نے کیا

۸۰
 شہید بنے ظالم نے کتا یہ بجا
 سسے کے لئے سب بانسے بچا
 کھائی ہر ایک چوٹ البانے کشت ہوا
 قہر سزا کو جو دیا ویرا دیکھا یہ فرس
 بھجے ہوئے چوٹ بچا بھجے ہوئے بچا
 بھجے ہوئے چوٹ بچا بھجے ہوئے بچا

۸۱
 اب اسفاک کہ جہاں نے نہایت ہنس
 آری بھی گئے آئے شہر و شہر
 درخانہ پلا وہ فرس زلفت کس
 اپنے اپنے تے ہی تھے یہ کھال اتارنا
 اب تو بچا لگیا بچا لگیا بچا لگیا
 اب تو بچا لگیا بچا لگیا بچا لگیا

۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰

۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰

۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰

۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰

۱۴۵
 کہ جس کا بخت قریب کیا ان کو سدا
 سے دربار میں عالم کے اماں والا
 کہ کب کب سے اس کو بھوتا ہوا
 کہ کب کب سے اس کو بھوتا ہوا
 کہ کب کب سے اس کو بھوتا ہوا
 کہ کب کب سے اس کو بھوتا ہوا

۱۴۶
 ہا تھا کہ جب بخت کیا تو کب کب
 بھوتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ
 دھتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ
 بھوتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ
 بھوتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ
 بھوتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ

۱۴۷
 ہر خاں لیک لکنا میں کہ تیرا دعا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 عالم وقت نہ بھوتا بھوتا
 مصححت نام نہ نہ نہ نہ نہ نہ
 خاصیت جو وقت حاصل نہ نہ نہ
 کہ یہ بھوتہ کی بھوتہ بھوتہ

۱۴۸
 ہر بخت بھوتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا

۱۴۹
 ہر بخت بھوتہ بھوتہ بھوتہ بھوتہ
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا
 ہا تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا

92

ایک نغمہ بہت مہان اور قابلِ تحسین
 ہونی تصادم کی تیب الی تصادمات
 خدائی و دنیا کی گھمکتی آفتاب
 کہ غصہ ہے کہ یہیں نہیں ملتا
 جب تو میراں سے اٹھ کر غم کی لاش
 غم مصمم و فغانی و فغانی تصادم کی لاش
 و کبار و بزرگ و سب بے کلام
 ایک نغمہ بہت مہان اور قابلِ تحسین

१११

ایک نیکو بہیمانہ درکار کا ہونا
 ہر مصلحت کا ایک ایک مصلحت
 فوری و فانی کے مصلحت کے
 ایک مصلحت کے یکساں مصلحت
 جبکہ مصلحت کے یکساں مصلحت
 ہر مصلحت کے یکساں مصلحت
 ہر مصلحت کے یکساں مصلحت
 ہر مصلحت کے یکساں مصلحت

93

ایک کے بعد اُمّ ایک کی آواز
 بارہویں ادا کی ہیں تو میں فرمایا
 کہ تم اب بھی باقی سب شاعرانہ
 چاہتا ہو کہوں میں کہی زبان چوڑی
 علم کی طرف اٹھ گئے دیانت محمد جعفر

99

ایک کے بعد اہم ایک ہی کرتا رہا
 علم کی تیرکیا بد فہم کی کالاش
 بار پھیں اٹھیں نے نہیں غلامی
 علم فہم بھی باقی ہے نہ غلامی
 چاہتا ہوں کہ کون کی زبان چھو
 علم کی طرف کی دیتے تم جیسے
 دیکھتے ہیں کہ تم کوئی نہ جانتی بھی
 اور میرا بوجھ ہے غرضت علم کی
 نہ عجیب آپ کی کہ اس کا پڑھنا نہیں
 اور خدا کی کیا اس کا پڑھنا نہیں
 مقرر ہے اس کا پڑھنا نہیں

[illegible]

۱۸۷
 گونہ قصور تھا ایک مذہب پر جو
 جس میں روزگار بھی نہ تھا کوئی کام
 نہ تو وہ ہو کپڑی تھی جس میں نہ تھا کوئی کام
 حریف صوفیوں میں خون پر کمال رکھا
 غم فقط یہ مظلوم کے ہمراہ رہا
 دیو بر ملک کی نیند میں غشاہ رہا

۱۸۸
 فرقت اہل و عیال نہ تھی بچوں کا خیال
 اتنا لاغ ہو تھا وہ و فضل و کمال
 جیسے بالائے فلک تھی شب و کمال
 مٹی جو بالی کو کو خود یہ ہوا ضعف سے حال
 اس طرح ایک حصہ میں ایسے ہی آئی
 بھی ہو میں جس کے تھے کپڑے پائی آئی

۱۸۹
 صدمہ چھ سال سے تھی نہ حضور
 ایک دن بھی نہ تھی کہیں کو مسرور
 اپنی قوتی چورانی بھی کو تھا مقدر
 کہ کسی دوست سے مل بھی نہ تھی صلح غم
 رات دن ہر دن یوں نہ تھی شوق
 کہ عجز و ناتوانی کے تھے غم

۱۹۰
 غمنا بھی وقت بلا و دوستوں کی کام کیا
 دیکھ کی تبلیغ بھی کرتے تھے سلطان کا
 نہ مومنوں کا نہ تو شکوہ نہ نکالت نہ گلا
 بھڑکائی ان سداں پر بار تھا شکر جینا
 نہ مومنوں کے تھے وہ جان بکھڑکاتے
 مومنوں نے دیا ہر اک کو حق پاک

۱۹۱
 بزدل نہ ہو بلکہ یہ ہر سببوں کا
 نہ غم و دنیا بھر انہی سے تھی نہ ہوا
 مومنوں نے بھی کی وہ رسم قدیم زاد
 کہ عجز و ناتوانی کے تھے غم
 کہ عجز و ناتوانی کے تھے غم
 کہ عجز و ناتوانی کے تھے غم

۵۶
 اُسے ضرورت کے لیے حکم دیا کہ یہ فدا نام
 فدا دینا یا بغیادت کو کیا کہے سلام
 قاضی شمس الدین عرض کہ حاضر کو سلام
 مضطر شاہجہان نے فرمایا کہ کیا سلام
 یہ صیحت کے بعد کہ فرمایا کہ سلام
 کہ یہ باغی نہیں ہیں یہ نہیں مولا لا بہ

انہوں نے فرمایا کہ یہ خادیم ہے کہیں
 بانی لا آئے دی بانی کے ہونے کو
 ہے یہ جامِ نوار اکٹھے نہیں لگے
 یہ خلیص ہے دیکھ دیکھ جتنی حال لا
 کہیں یہ خلیص علم کم ہے
 صفا اپنی جو وہ لا یا جو حق ہے کہ

۱۔ جہاں تک ممکن ہو باغیاں و باغیچے بنائیں۔
 ۲۔ جہاں تک ممکن ہو درخت لگائیں۔
 ۳۔ جہاں تک ممکن ہو پانی کی قلت کو دور کر دیں۔
 ۴۔ جہاں تک ممکن ہو مٹی کی قلت کو دور کر دیں۔
 ۵۔ جہاں تک ممکن ہو مٹی کی قلت کو دور کر دیں۔

۹۰۹
 اہل حق سے ملے لیا ایک رخا دوسرے نے جا ادا
 حقیقت کا اپنے پیچھے بھٹکا نقصا
 کدو میں تیریں بھی کجی کلم کہ تھے اچھے
 کڑا تھا خلق سے ایوان کا دھڑا دھڑا
 شور مٹھا لڑکے ہیں اگلے قبا یہ آئیں
 کھینچتی فاجر گریہ تار و نصیب امانی

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين
والمؤمنين الذين هم خير خلق الله
والذين هم خير خلق الله

نام صبیح غفار نیز یکی تھی با تو قبر
صل کا مرید کمال غفار تو کیا ہو گیا
حجر سب بند ہے کھنکھاتی ہو جی
سب غفلت بجا لاش اہم دم و گیر
تخللات سے جو موت فراغت پائی
کھنکھاتی ہو جی اہم دم و گیر

معصوم جانب نہیں بلکہ نرا دل
توڑ بیٹھے لیے ستادہ تھے دین
لازمی بران تھیں سب زندہ تھی ایک
بھارت کو لگا سال غلام و غم تھی
سب بچی کتے تھے فرزند تھی مارا گیا
کیا بھول احمد علی کو صلی اللہ علیہ

حکیم عالم غفلت و کفن کا سال
اُسے جب تک کہ وہ سالانہ پختہ ہوا
وہ تھی جی نہ دیا غفلت و کفن کو
غفلت تھی نہ تھی ہو گیا وہ طفل
وہ بچہ نہ تھا نہ بچہ بچا نہ بچہ
کھنکھاتی ہو جی اہم دم و گیر

ہفت آگے لڑے جہاد میں جی نہ دیا
بکڑوں بلکہ نرا دل تھے جی نہ دیا
کئی غفلت تھی جی نہ دیا
ایسا طفل رسد تھی جی نہ دیا
سب یہ بار امت کا طفل تھے نہیں
بچہ بچا نہ دیا سب بچہ بچا نہ دیا

حکیم عالم غفلت نے آغاز
کے جی نہ دیا کو وہ نہ دیا نہ دیا
شان و شوکت تھی سب طفل تھے نہ دیا
بیس کی پس تھی قبر سر فرزند
چراغ جاوید تھے تھی نہ دیا
حق کہ سن لے تھی نہ دیا نہ دیا

۱۶

حق بافتن کند و بگوید بر بانی
سوی من و بگوید بر بانی
بند و از من چسب جدا بگوید
باید که بگوید بر بانی
من و بانی بر بانی
تا بانی را بگوید بر بانی
من

۱۷

موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی

۱۸

موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی

۱۹

موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی

۲۰

موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی
موت و از سر بگوید بر بانی
ما وقت من و بانی

۱۳۱

نصف نوبت کی تو بھلی تو بھر
لاکب دوزخ میں بھر بھر بھر
جان میں بھر بھر بھر
بڑھتی تھی بھر بھر بھر
اس طرح بھر بھر بھر
بھر بھر بھر بھر بھر

۱۳۲

حیف افادہ دہی خاک لالہ کیس
کیا بی جو مستی میں تھی وہ تو
کیا مدد کی تو کیا زینب غم میں
بہر سو تھی تو کیا وہ نہیں
تو مدد کی تو وہ نہیں
بھر بھر بھر بھر بھر

۱۳۳

سے اگر بھین کے پرانے منظر
بہار ہو کہ بھلی زینب کی
ایک مومن کو بھلی کی
بھلی کی لاش تھی وہ نہیں
کیا بھلی کی لاش تھی
بھر بھر بھر بھر بھر

۱۳۴

فکر کی بھر بھر بھر
فکر کی بھر بھر بھر
بھر بھر بھر بھر بھر
بھر بھر بھر بھر بھر
بھر بھر بھر بھر بھر
بھر بھر بھر بھر بھر

عید بیت مرزا دیر مرزا کی ہے

مارچ ختم تصنیف مرثیہ نذا
۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ اشانی
گلستان خیر
۱۳۰۶

اشتہار

بدر کامل حصّہ اوّل جس میں ثبات
 مرتبے ہیں آنحضرت سے امام
 محمد باقر علیہ السلام تک کا
 احوال نظم ہے ضخامت ساڑھے دس جز
 قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ
 بیچر ممتاز ایجنسی
 نخاس لکھنؤ

۱۳۱

ساقی بہار آئی ہے رحمت لئے ہوئے

مشتل بدح امام عصرؑ

واستغاثہ جناب معصومہ

بند ۶۷

مصنفہ سیدہ نسیم از حسین رضوی خبیر لکھنوی

مطبعہ نظامی پریس آہنی پھانک لکھنؤ

زیارت حضرت صاحب الامر
باسمہ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مُؤَلَّاهِیْ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُكَ اِلَیْهِ
عَنْ جَمِیعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِی مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَحَقِيقِهَا وَ
مُتَبَعِهَا وَعَنْ وَالِدَتِیْ وَوَلَدِیْ وَعَنْیَ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ
بِرَاةِ عَوْثِیْ اِلَیْهِ وَبِدَا اَدْکَلَمَاتِهِ وَمُنْتَهٰی رِضَاہِ وَعَدَدِ مَا اَخَصَا
کِتَابُہُ وَاحَاطَ بِہِ عِلْمُہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجِدُّ ذُلَّ فِیْ هَذِ الْیَوْمِ وَفِیْ کُلِّ
یَوْمٍ عَهْدٍ اَوْ عَقْدٍ اَوْ بَیْعَةٍ لَّہِ فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰهُمَّ کَمَا فَتَنَیْ بِهَذَا
الْفِتْرِیْنِ وَفَضَلْتَنِیْ بِهَذَا الْفَضْلِ وَخَصَصْتَنِیْ بِهَذَا الْاَسْمَةِ
فَصَلِّ عَلٰی مُؤَلَّاهِیْ وَرَبِّیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَا
وَاَنْشَاعِہِ وَالدَّائِمِیْنَ عَنْہُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَشَعُّدِیْنَ بِنَبِّیْہِ
طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتْ اَهْلَہُ فِی کِتَابِکَ فَقُلْتَ
صَفًّا کَاَنْہُمْ بَنَاتُکَ مَرْصُومًا عَلٰی طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رُسُلِکَ
وَاٰلِہِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هَذَا بَیْعَتُکَ لَہِ فِی عُنُقِیْ اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَمَةِ

تاریخ ولادت باسعادت ۱۱۰۵ / ۱۰ ماہ شعبان ۲۵۶ھ

قائم آلِ عباس ۲۵۵ھ
۲۵۶ھ

سالی بنباران سبزه گشت
نه نیم گلشن جویند
نرسد ز کار برده پیچیده
دامن میں انجیب اداست
بدرسم جبالک سادست قدم
انجمن بچار سحر ایت قدم

بل سب قدم زدن کی برجال کو در کجا
کی شستہ یک بنبار گلستان کو در کجا
لست یک بر بنجان کو در کجا
نار سب غنیمتیں بل ایلان کو در کجا
زگر سید و اداری کو در کجا
قوله زور و قوت غنیمتیں

از گلین در حرم سبزه
قدست گلزار غنیمتیں
دهن صلیب جام و سبزه
کمرین بل درانی سبزه
سبزه غنیمتیں
سبزه غنیمتیں

بل اب بگویند بنفشه
بهر قیامی کجاست
لرزه کی دیک
نرسد غنیمتیں
بجست غنیمتیں
دهن صلیب جام و سبزه

بنفشه گلین سبزه
نرسد غنیمتیں
بهر قیامی کجاست
لرزه کی دیک
نرسد غنیمتیں
بجست غنیمتیں

- ۷۷
 شافوں میں کھلے ہوئے ہیں اور ان کے
 رونق فرستے ہیں اور ان کے
 رونق فرستے ہیں اور ان کے
 رونق فرستے ہیں اور ان کے
- ۷۸
 تازگی شوق کا پتہ ہے اور ان کے
 تازگی شوق کا پتہ ہے اور ان کے
 تازگی شوق کا پتہ ہے اور ان کے
 تازگی شوق کا پتہ ہے اور ان کے
- ۷۹
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
- ۸۰
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
- ۸۱
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
- ۸۲
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے
 کلباں غنم اور ان کے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۵۲۱

موتی میں اور پھیریں یہ سب زینِ فخر
اعلیٰ وہ بادہ کش تھے میں علی شکرِ انوار
عصمت کا جامِ بنفشہ تھے وہ یہ تھم
وہ بھی ملاں اس آتش کے تھے قوتِ انوار
یہ تھم تھم سب پاس تھم تھم تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم

۵۲۲

شکستہ پتھر تھم تھم تھم تھم تھم
رو بایں اور ساتھ ہی ادا مل تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
فلکِ شمس کے جامِ بنفشہ تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم

۵۲۳

تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
سرورِ یاقینِ حضرتِ شکر کو روتا ہوں
نخلِ مرادِ یاقینِ مضطر کو روتا ہوں
ششما تھم تھم تھم تھم تھم تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم

۵۲۴

صد شکر وہ زادِ رخ و الم کیب
فصل سے دو درختِ خجور کیب
سدا شکر خجورِ خجور کا بھرم کیب
وہایت کا نقشِ سرور کیب
اسلام کیب جو سدا وہ کیب
تھم تھم تھم تھم تھم تھم

۵۲۵

ایکوں کی کسے پھر جس دردِ دل کیب
خونِ گلابِ شوق تھم تھم تھم تھم
جودِ حق سے دیا اسلم کیب
حلال کیب سب کیب کیب کیب
تھم تھم تھم تھم تھم تھم
تھم تھم تھم تھم تھم تھم

۱۶

ابو کثاده جان بر سر همه چوب بند
تیرین غلامان کوفی که درش فلان بند
جان بخش بر سر کجی بر سر کجی
بدرست زنده او با جاده از قتل و کشت

۱۷

بزرگ تیرین که در سر پائی کاتون
دیو و جان بربست حق کی بداند
فانی بر سر کجی و غرض حق و غرض
کامی و غرض انصاف بر سر کجی و غرض

۱۸

بوقعت جان بربست بر سر کجی
روشن به بر سر کجی و غرض حق
راز قضا که در سر کجی و غرض
دو رب و بدین کجی و غرض حق

۱۹

بزمین بر سر کجی و غرض حق
بیا بیا که در سر کجی و غرض
بجای که در سر کجی و غرض
بجزای که در سر کجی و غرض

۲۰

بفرمانده و ارادت سلطان کجی
بفرمانده و ارادت سلطان کجی
بفرمانده و ارادت سلطان کجی
بفرمانده و ارادت سلطان کجی

۱۷

فرخنده خوش حال و خوش انداز و خوش
ذی خلق و ذی مکارم و ذی غم خوار
با علم و با مروت و با علم و با شرف
حق دوست حق بین حق آگاه و حق ظم
خوشی میں آن کی دوست اگر کج
فان کبریا کا اخصی نظر ہے

۱۸

کائنات سے پودہ نشان رسول نشان
برو علی میں دوش علی پر قبا و عیاں
کہوت میں بس حق یقین و مصدق
تجربہ پر دھانے حق کتب و کلام
حق متقی علی قادیان شہرہ جو قدر کی
جگہ کتے سودہ خشت و صفین و بدر کی

۱۹

عزیز علی غنی و شہرہ کبری
اب تک جسے یقین نہیں آئی
مگر ایں حریت اسلام میں آئی
ایوان کی جو بات حق اٹھانے کی
المان رنگت میں پائی خاتمہ کا
صح ملائیں گوہر شہرہ کبری

۲۰

ایان کی دوست اگر شہرہ کبری
بہتیں کم تو جہان کفر کی
بھونچا پر خیر علم کفر کی
جی حق کرا میں ہوس کر جی
خوشی میں ہو جی ہوس کر جی
لاکھ کھڑے شہرہ کبری کے

۲۱

طوفان کفر شہرہ کبری فنا ہوئی
مقصود کا جلال ہے قرعہ جی
جہاد و جہاد کا ہے جی
بڑھتی آتی ہے جی
مٹھانے لاتی ہے جی
ایک شام میں عرش سے لاسیتا لیتا

۵۳۴

وہ زیب ترین لکھا رسول خدا کو
از ہیبتی مخوف ہو کر چرخ برق طود
کلی جانب رخ ہوا سے نہ جھپٹتے
از سے تھو لڑتے سے جھپٹتے
یہاں یہ راہوا سے جھپٹتے
کہ تھو نہ تھو جھپٹتے
کہ تھو نہ تھو جھپٹتے

۵۳۵

اگر اگر عین سخن تیرا کہ
اگر اگر عین سخن تیرا کہ
تو تھی کہ تھی تو تھی تو تھی
قدرت خدا کی تھی تو تھی تو تھی
انسان کی تھی تو تھی تو تھی
بالا تھی تو تھی تو تھی تو تھی
تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی

۵۳۶

بیچے سے ترس پہ صبر جاہ و قشام
اعلا سے یوں جاہ و قشام
دینی طاعت کو حضرت جبرائیل نام
بائیں طاعت حضور سر پرچاں کام
غیر پرچاں سر پرچاں سر پرچاں
تھو پرچاں سر پرچاں سر پرچاں
تھو پرچاں سر پرچاں سر پرچاں

۵۳۷

لکھا کی وہ لکھا کہ لکھا کہ
نہاں جو نہ لکھا کہ لکھا کہ
نہاں جو نہ لکھا کہ لکھا کہ
نہاں جو نہ لکھا کہ لکھا کہ
نہاں جو نہ لکھا کہ لکھا کہ
نہاں جو نہ لکھا کہ لکھا کہ
نہاں جو نہ لکھا کہ لکھا کہ

۵۳۸

اگر اگر عین سخن تیرا کہ
اگر اگر عین سخن تیرا کہ
تو تھی کہ تھی تو تھی تو تھی
قدرت خدا کی تھی تو تھی تو تھی
انسان کی تھی تو تھی تو تھی
بالا تھی تو تھی تو تھی تو تھی
تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی

۵۰
 جہاں بی تیرے دل کے بیعت خدایاں
 علم کے چلنے سے پہاڑ ٹھیکہ خاں
 شکر یہ یوں چلے گی وہ شکر و زبیاں
 جس طرح کہ تو کہہ کر گئی تیرے جلیبیاں
 اس صحن میں تو رہی قدرت کے چائیاں
 مگر تیرا دم کہ ہم نہ جانتے تھے

۵۱
 جہاں کے ہاتھ رو کر کے سلطان کو
 زہر ازراہ جان سے لے گئی تیرے صدا
 ایسی تو اچھاں میں چلی وہ مصیبتا
 پا لے جس نے باغ تیری وہی صیبا
 جہاں غم کا دل غم کو حراں چھوٹا
 ان توں میں کھلے ام ابرار کو دیا

۵۲
 بہیمان غلام جو پر تیرا تھیں
 دنیا آتھ تھی میری تیرے جہاں میں
 رقعہ ہاں جو غیب شمشاد کو نہیں
 اس واسطے خلافت ہو اور اہل نہیں
 کہ تو جو سب میں شہر عالی بہا نہیں
 کجی میں خطا ام والی ہا نہیں

۵۳
 قیام فی ظلمت کی نہ اتنا
 شجر سے مل کر کہ تو ملے کی فدا
 پہنچا کر میرا سر نہ کرا پانی بلادیا
 اسے لے کر تیرا پہ پہاڑ کو دیا
 اس وقت کیوں کہ تیرا بلبل و فانی نہیں
 لا تھے جو جس کے تیرا دل کی فانی نہیں

۵۴
 رہنے دیا نہ گم گم میں رہا کہ چھوٹا
 عہد تو غم نہ لگایا حسین کو
 چھوٹ کر کہ بن میں سے نور ہو گیا
 کھڑا رہا فصفا تو نور ہو گیا
 سب کے شہنشاہ نہ رہا تو نور ہو گیا
 نہ رہا ایک دیکھیں کہ تو نور ہو گیا

تو سے کہ اگر وہی تو میرا ہوا
 بدبو کی طرح تو میری ہوا
 کیا ہو میں تو خلسہ اس کے پیچھا
 جو پہنچتا تھا اس کے خفس شہار
 کیا کہ اس کی یہ تقدی و روانہ
 کیا کہی تھی تلاق صدنا زیا و تعلق

خبر اگر کہیں ملے کہ کفر میں
 بنی ہو کہ مسرت میں تو نہ تھیں
 نہ لگا تھا جا رہا تھا شکر بر تو میں
 نہ لگا تھا ساربان مرا جا بہ تو میں
 ناخاموشی میں باغ و بہار تو میں
 عزیز تھے شاہد مومن کی تو میں

انہوں کو تو تھا
 غیب میں اس کے لگا کر
 جب کہ پہنچتا تھا تو کہم تو میں
 نہ کہ کہ بھولتے تھے تو میں
 سب کی بھولتے تھے تو میں
 بڑا بھولتے تھے تو میں

بہو تھی اگر وہ ہل رہی تھی
 تو نہ تھی اس کے لگا کر
 اگر وہ ہل رہی تھی تو میں
 ہی جوت کہ تو لگی تو میں
 اس کے بھولتے تھے تو میں
 گم دی میں یہی لگا تو میں

میں کیا بتاؤں شام تو میں
 اس کے بھولتے تھے تو میں
 گم تھا کہ یہ لگا تو میں
 اس کے بھولتے تھے تو میں
 اس کے بھولتے تھے تو میں
 اس کے بھولتے تھے تو میں

۱۵۵

بنا بر سر جو کس کی تہ تیغی تہ تیغ
مرد قتل فرمائی تہ تیغ تہ تیغ
کچھ اور کچھ تہ تیغ تہ تیغ
سادا استیلا جو کس کی تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ

۱۵۶

تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ

۱۵۷

تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ

۱۵۸

تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ

۱۵۹

تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ
تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ تہ تیغ

کجی کے چہرہ کی فلاکی اور ایک
 بوجہ بدیہیہ ہے بوجہ دل مریش
 شرفیاد ہے کہ جیویر ایس چلیا ہے اسی
 جہیت کا وہ لقمہ ہوا جیسٹ اعلیٰ عینہ
 قطع نام باورش و ہر اچھوں
 ظالموں کی جیبت شخصو یی نہ رہتا ہے
 نام شرف

تا ایچ ختم تصنیف فرماید

۴۳ رجب ۱۳۳۳

۲۰۔ جنوری ۱۹۲۶ء

زما عی خلیسہ

عیسائی گنہگاروں کے ہیں بیماروں میں

نوح جان سے یوسف ہیں خرم یاد اہل میں

معصوم کہیں جانتے واپسے معصوم

اک اہم ہیں محبت کے گنہگاروں میں

اللهم صل على محمد وآل محمد

۲۴

فصل تالیف

مصنف جناب سید خاں حیدر شاہ صاحب حضرت شاکر خاں صاحب
 ضیاء اہل صورت بدو زکریا صاحب گلستان حیدر شاہ صاحب
 ریاض اہل لے میں نے تالیف لکھی یہ کتب نظم طبع اول ہے
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنف جناب سید خاں حسین صاحب حضرت عتبات ابوالصاحب صاحب حضرت
 چھپ گیا وہ کلام پاکسیر طبع جس سے قاتل ہو گیا کمال ہے
 بہر تالیف ضبط فکر ہے کیا لکھو گلستان لے مثال ہے
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنف سید شاہ حسین صاحب بہر برادر زادہ و شاکر صاحب حضرت
 طالبان کمال کہتے ہیں بدو زکریا صاحب میں جو نظم
 میں نے تالیف طبع لکھی شہسوار کیا ریاض حیدر ہے مطبوعہ
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنف مرزا محمد حیدر صاحب حیدر خواہر زادہ و خواجہ حیدر صاحب
 نور کی روشن ہیں جو وہ مشعلین بدو زکریا صاحب لے لکھو
 میں نے لے حیدر لکھی تالیف طبع شہسوار صاحب گلستان لے
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنف سید ذاکر حسین صاحب ذاکر صاحب حضرت شاکر صاحب
 جب کلام خیر طبع ہوا کہہ لکھو صاحب گلستان لے
 میں نے ذاکر لکھا یہ طبع کمال ہے بدو زکریا صاحب لے لکھو
 ۱۹۵۶

دیگر

مصنف جناب قاری حسین صاحب جیز عالم جفا دہلوی صاحب گلستان لکھو
 مرثیے جو نظم فرمائے مرثیے استاد نے ہیں وہ مشکات و مشکات لے لکھو
 کر رقم لے عاجز معجز قلم رنگیں بیاں بہر تالیف طبع (حال حاضر) لکھو
 ۱۹۵۶

دیگر

قطعه تاریخ مصطفیٰ جناب محمد کرد رشید مظفری شیرازی

مردستان و یار و حضور کی نصیحت ہے
 اے نصیحت خیر ہے عدل و بے نظر
 کدو مریخ و یکنس طاعت کا بیان
 خیر ہے عدل و بے نظر کا بیان
 ۱۹

مصر میں شہزادہ حسین صاحب شکیل ہندوئی شاگرد حضرت خیر
میرے استاد کا کلام چھپا
میں کا ممکن نہیں جہاں میں نظر
میرے شاگرد کے اشعار شکیل
میرے شاگرد نے عدیل خیر
۱۹۵۶

ضمیمہ حیات و بشر زہود الیٰ صانع ہمہ شاگرد حضرت خبیر
شاعر ہے کہ الٰہی حیرت دیدار ملک دیکھ کر صورت
خزبان و خ طبع گو گوہر ہیم ہوشیاں خبیر با برکت
۱۹۵۶ء

[illegible]

پیشکش کا دوسرا حصہ
پیشکش کا تیسرا حصہ

پیشکش کیا جب بفضلِ نوری
پیشکش خیر نورانی

۱۹۵۶ء

تصانیف کفر جناب میر تقی میر علیہ السلام نے لکھی ہیں۔
 ۱۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۲۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۳۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۴۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۵۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۶۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۷۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۸۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۹۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔
 ۱۰۔ کفر کا معنی ہے کفر سے کفر ہے۔

پیر مصطفیٰ حسین صاحب اشد شاگرد جابر خیر

لعلہ لفظ ہے بحکم پرستو۔
لکھو پیر تو رہے کلام خیر
۱۳۷۶ھ

الحمد لله رب العالمين
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
بسم الله الرحمن الرحيم

Title - Beeds - E-kamil Ism Taseekhi Gulistan-
E - Khebees (Part-2)

Creator - Sayyed Saif-e-Azam Hussain Qasbi Khebees
Lucknow

Publisher - Kigami Press (Lucknow).

Date - 1957.

Pages - 169

Subjects - Urdu Shajasi - Masas'

5412	DUE DATE	A915841
OCT 11 1979		
	M A	ST

خ ۱۲ بک		۸۹۱۵۴۳۱	
۳۸۰۵۹			
DATE	NO.	DATE	NO.

S. Ziaul Hasan
 Bindery M. A. Library
 A. M. U., Aligarh.
 Dated.....